قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

بدھ 8/ فروری 2023ء | 16/ رجب 1444 ہجری قمری | 8/ تبلیغ 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ:33

ارشاد باری تعالیٰ

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۱۲۶﴾

(النحل:126)

ترجمہ: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

فرمانِ رسولؐ

عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَلدَّالُ عَلَی الۡخَیۡرِ كَفَاعِلِہٖ

(مسند ابی حنیفہ، کتاب الادب باب بیان ذکر المتفرقات)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک باتوں کا بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

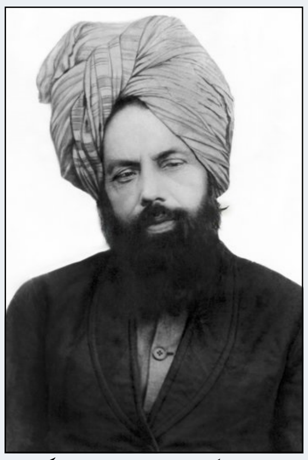

نرمی اور آہستگی سے کام لینا

- خدا جانتا ہے کہ کبھی ہم نے جواب کے وقت نرمی اور آہستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا اور ہمیشہ نرم اور ملائم الفاظ سے کام لیا ہے۔ بجز اس صورت کے کہ بعض اوقات مخالفوں کی طرف سے نہایت سخت اور فتنہ انگیز تحریریں پاکر کسی قدر سختی مصلحت آمیز اس غرض سے ہم نے اختیار کی کہ تا قوم اس طرح سے اپنا معاوضہ پاکر وحشیانہ جوش کو دبائے رکھے اور یہ سختی نہ کسی نفسانی جوش سے اور نہ کسی اشتعال سے بلکہ محض آیت وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ (النحل:126) پر عمل کر کے ایک حکمت عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی اور وہ بھی اس وقت کہ مخالفوں کی توہین اور تحقیر اور بدزبانی انتہا تک پہنچ گئی اور ہمارے سید و مولیٰ، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات کی نسبت ایسے گندے اور پُرشر الفاظ ان لوگوں نے استعمال کئے کہ قریب تھا کہ ان سے نقضِ امن پیدا ہو تو اس وقت ہم نے اس حکمت عملی کو برتا۔

(البلاغ، (فریادِ درد) روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 385)

- آیت جَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلافِ واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔ کیا ہم ایسے شخص کو جو خدائی کا دعویٰ کرے اور ہمارے رسول کو پیشگوئی کے طور پر کذّاب قرار دے اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو رکھے، راستباز کہہ سکتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا مجادلہ حسنہ ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ منافقانہ سیرت اور بے ایمانی کا ایک شعبہ ہے۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 305 حاشیہ)

فرمانِ خلیفۂ وقت

حکمت کے معنی پختہ اور پکی بات

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو بات بیان فرمائی وہ حکمت کے ساتھ تبلیغ ہے۔ یہ حکمت کیا چیز ہے؟ حکمت کے بڑے وسیع معنیٰ ہیں اور کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ان معانی کا ہمیں علم ہو تا کہ اپنی تبلیغ میں ان باتوں کو ہم مدّنظر رکھیں۔ حکمت کے ایک معنی علم کے ہیں۔ تبلیغ کرنے کے لئے علم بھی ہونا چاہئے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ان کو تو بہانہ مل گیا کہ ہمارے پاس علم نہیں ہے اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اس زمانے میں یہ بہانہ بھی کوئی بہانہ نہیں ہے۔ ہمیں علمی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے دلائل سے لیس کر دیا ہے اور جماعتی لٹریچر میں اس علم کو مہیا کر دیا گیا ہے کہ معمولی سی کوشش بھی کافی حد تک علمی مضبوطی عطا کر دیتی ہے۔ پھر سوال و جواب کی صورت میں آڈیو ویڈیو مواد موجود ہے۔ پھر ویب سائٹس ہیں۔ بہت سے لوگ جب ان کو پیغام پہنچایا جائے تو ان میں سے بعض غیر کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس اس وقت لمبی بحث کا وقت نہیں ہے۔ انہیں پمفلٹ بھی دیئے جا سکتے ہیں اور ویب سائٹس کے پتے بھی دے دیں تو جو دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ بہت سارے ایسے ہیں جو دلچسپی رکھتے ہیں جس کا ان کے پاس فوری وقت نہیں ہوتا لیکن بعد میں معلومات لے لیتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے مجھے خود بتایا کہ انہوں نے اس طرح معلومات لیں۔ پس ایک تو پہلے اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے تا کہ جن سے علمی گفتگو ہونی ہے ان سے اس طریق سے بات کی جائے جس کے معیار پر وہ پورا اترتے ہیں۔ دوسرے یہ پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت ہمارے لٹریچر اور ویب سائٹ میں کہاں یہ علمی جواب اور مواد میسر ہے۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں سے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والوں سے ان کی سوچ کے مطابق، ان کے خیالات کے مطابق، ان کے دلائل کے مطابق

بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

- نام ہے مسرور اس کا، ہر گھڑی مسرور وہ (منظوم)
- احکام خداوندی
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- خیانت کی اقسام
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصل نام یسوع تھا یا عیسیٰ؟
- تماشق اور ہاؤسا احمدی قبائل کی ایمان افروز داستانیں

دربارِ خلافت

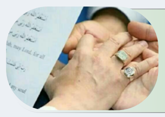

ایک سچا معجزہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’بیلجیم سے افریقہ کے ایک دوست جو بڑے عرصے سے وہیں رہ رہے ہیں، بن طیب ابراہیم (Ben Tayab Ibrahim)۔ وہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ان کا جماعت سے تعارف ہوا تھا اور پروگراموں میں انہوں نے شرکت کی، یورپین مہمانوں کے لئے علیحدہ مارکی میں کھانے کا انتظام ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ جنزل مارکی میں کھانا کھانے کے لئے جاتے تھے اور عالمی بیعت اور باقی سب خطابات سے بڑے متاثر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت میں شامل ہو کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

بیلجیم سے ایک اور دوست سانی نووہ (Sani Novho) بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔موصوف بیلجیم میں موجود نائیجر کمیونٹی کے ممبر ہیں۔ اس کمیونٹی کا اپنا سینٹر ہے۔ انہوں نے اپنا ایک نمائندہ بھیجا کیونکہ ان کی کمیونٹی کے لوگ احمدیت کی طرف آ رہے ہیں اور احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر ان کے بائیس افراد نے بیعت کی تھی۔ برسلز میں موجود ان کے سینٹر میں ممبرز کی تعداد اب کم ہوتی جارہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یہ لوگ شامل ہوتے جارہے ہیں۔ کمیونٹی کی جو انتظامیہ ہے اُس نے موصوف کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا کہ وہ یہاں آ کر دیکھیں کہ کس طرح کی جماعت ہے اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے لوگ ہمیں چھوڑ کر اُن کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ یہ صاحب جب جلسہ میں شامل ہوئے اور جو ذہن لے کر آئے تھے کہ جماعت کی غلطیاں اور خامیاں تلاش کرنی ہیں تا کہ واپس جا کر لوگوں کو کہہ سکیں کہ تم جس جماعت میں شامل ہوتے ہو، اُن کے فلاں فلاں غلط عقائد ہیں اور ان کے اندر فلاں فلاں خامیاں موجود ہیں۔موصوف نے جلسہ کی تمام کارروائی سنی، روزانہ شام کو مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی تو اس سے اُن کی کافی تسلی ہوتی اور میرے سے بھی تھوڑی دیر کے لئے ان کی بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے پورے جلسہ میں کوئی بھی غیر اسلامی بات نظر نہیں آئی اور پھر کہتے ہیں کہ آپ کے خطابات کا مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ مَیں جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں۔ آپ کا جلسہ ایک غیر معمولی ایونٹ (event) ہے اور مَیں تمام کارکنان اور خدمت کرنے والوں کے اخلاص اور محبت سے بہت متأثر ہوں۔ تاجکستان جماعت کے صدر عزّت اَمان کو اس سال جلسہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ یہ شاید پہلے بھی آچکے ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے بارے میں مَیں عرض کرتا ہوں کہ جو دیکھا ہے وہ الفاظ میں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی طرح الفاظ میں جلسہ سالانہ کی تصویر کَشی کی جاسکتی ہے تو صرف یہ ہی الفاظ میرے ذہن میں آتے ہیں کہ ’’ایک سچا معجزہ‘‘ دوسرا کوئی لفظ یا الفاظ میرے ذہن میں نہیں آتے۔ جلسہ میں شامل احباب کے دل خلیفہ وقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق سے پُر ہیں اور یہی محبت اُنہیں دن رات جماعت کی خدمت میں لگائے رکھتی ہے۔ جلسہ سالانہ کے ان چند دنوں میں مجھے جلسے کے انتظامات میں کوئی بھی سقم نظر نہیں آیا۔ تمام انتظامات کا معیار نہایت اعلیٰ تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ ہزاروں لوگ جلسہ سالانہ دیکھ کر اور اس میں بیان کی جانے والی باتیں سن کر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والے بن گئے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہوا ہو۔

تاتارستان کی ایک احمدی خاتون کو جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ کہتی ہیں جلسہ سالانہ میں شمولیت پر میرا دل جذباتِ شکر سے معمور ہے۔ جلسے میں شمولیت کی توفیق پانے پر میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ادا کرتی ہوں۔ اُس کے بعد خلیفہ وقت کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ نیز اُن تمام لوگوں کی شکر گزار ہوں جنہیں جلسہ سالانہ کے انتظامات میں دن رات اَنتھک محنت کرنے کی توفیق ملی۔ میری ذات پر اس بات نے گہرا اثر چھوڑا ہے کہ کس طرح ساری دنیا سے آئے ہوئے لوگ ایک دوسرے سے محبت اور مہمان نوازی کے جذبات سے سرشار، مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ ملتے ہیں۔ مجھے جلسہ میں پہلی بار شامل ہونے کا موقع ملا۔ تاہم اس سے قبل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے پر جلسہ کی کارروائی سے مستفیض ہوتی رہی ہوں۔ جلسہ کے ماحول میں پہنچنے کے بعد بڑی شدت سے مجھے یہ احساس ہونے لگا کہ میں ایک روحانی دنیا میں آ گئی ہوں جو محبت اور امن اور بھلائی والی دنیا ہے۔ کہتی ہیں بہت گہرائی کے ساتھ مَیں یہ محسوس کر رہی تھی کہ اپنی ایک بڑی اور متحد فیملی میں ہوں جہاں خدائے واحد و یگانہ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نیز آپ کے عاشقِ صادق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سے محبت دلوں پر راج کرتی ہے۔ جہاں افرادِ جماعت آپس میں محبت و شفقت اور عزت کے جذبات ایک دوسرے کے لئے رکھتے ہیں۔ مَیں بڑی ہی خوش قسمت ہوں کہ مَیں احمدیہ مسلم جماعت سے تعلق رکھتی ہوں۔ مجھ پر جلسہ سالانہ کا ایسا گہرا اثر ہے کہ مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگلے سال جلسہ سالانہ پر میں اپنے سارے بچوں اور والدہ کو بھی لے کر آؤں گی، ان شاء اللہ‘‘

(خطبہ جمعہ 6؍ستمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

نام ہے مسرور اس کا، ہر گھڑی مسرور وہ

آج جس ظلمت میں ہے غرقاب سب خلقِ خدا
سب مسائل کا یہ حل، سب کے لیے روشن نشاں

اس کے پیچھے چل کے ملتی ہے مرادِ زندگی
ہے ضمانت کامرانی کی وہ میر کارواں

اس کے ہونٹوں سے جو نکلیں لفظ، دل لیتے ہیں موہ
کیا حسیں دلبر ہمارا، کیا ہی پیارا باغباں

اس کے اک دیدار سے ملتی ہے ہم کو زندگی
ہو ترا سایہ سلامت، اے شفیق و مہرباں

نام ہے مسرور اُس کا، ہر گھڑی مسرور وہ
رحمتیں ہیں ساتھ اُس کے، ہر قدم پر کامراں

اس کی طاعت میں لگا دے جان و دل کو اے مُنیرؔ!
پھر چلے جا بے خطر، تیرا خدا خود پاسباں

منیر احمد باجوہ۔ ہمبرگ جرمنی

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 71

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

قرض، گواہی (باب اوّل)

’’جب تم سچی گواہی کے لئے بُلائے جاؤ تو جانے سے انکار مت کرو۔‘‘

’’حق و انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔ جھوٹ مت بولو اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے اور قریبیوں کو جیسے بیٹے وغیرہ کو۔‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

قرض کا لین دین کرتے وقت لکھنے کی ہدایت

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡہُ ؕ وَلۡیَکۡتُبۡ بَّیۡنَکُمۡ کَاتِبٌۢ بِالۡعَدۡلِ ۪ وَلَا یَاۡبَ کَاتِبٌ اَنۡ یَّکۡتُبَ کَمَا عَلَّمَہُ اللّٰہُ فَلۡیَکۡتُبۡ ۚ وَلۡیُمۡلِلِ الَّذِیۡ عَلَیۡہِ الۡحَقُّ وَلۡیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ وَلَا یَبۡخَسۡ مِنۡہُ شَیۡئًا ؕ فَاِنۡ کَانَ الَّذِیۡ عَلَیۡہِ الۡحَقُّ سَفِیۡہًا اَوۡ ضَعِیۡفًا اَوۡ لَا یَسۡتَطِیۡعُ اَنۡ یُّمِلَّ ہُوَ فَلۡیُمۡلِلۡ وَلِیُّہٗ بِالۡعَدۡلِ ؕ وَاسۡتَشۡہِدُوۡا شَہِیۡدَیۡنِ مِنۡ رِّجَالِکُمۡ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُوۡنَا رَجُلَیۡنِ فَرَجُلٌ وَّامۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّہَدَآءِ اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰىہُمَا فَتُذَکِّرَ اِحۡدٰىہُمَا الۡاُخۡرٰی ؕ وَلَا یَاۡبَ الشُّہَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا ؕ وَلَا تَسۡـَٔمُوۡۤا اَنۡ تَکۡتُبُوۡہُ صَغِیۡرًا اَوۡ کَبِیۡرًا اِلٰۤی اَجَلِہٖ ؕ ذٰلِکُمۡ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰہِ وَاَقۡوَمُ لِلشَّہَادَۃِ وَاَدۡنٰۤی اَلَّا تَرۡتَابُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ تِجَارَۃً حَاضِرَۃً تُدِیۡرُوۡنَہَا بَیۡنَکُمۡ فَلَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَلَّا تَکۡتُبُوۡہَا ؕ وَاَشۡہِدُوۡۤا اِذَا تَبَایَعۡتُمۡ ۪ وَلَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ وَّلَا شَہِیۡدٌ ۬ؕ وَاِنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاِنَّہٗ فُسُوۡقٌۢ بِکُمۡ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۲۸۳﴾ وَاِنۡ کُنۡتُمۡ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمۡ تَجِدُوۡا کَاتِبًا فَرِہٰنٌ مَّقۡبُوۡضَۃٌ ؕ فَاِنۡ اَمِنَ بَعۡضُکُمۡ بَعۡضًا فَلۡیُؤَدِّ الَّذِی اؤۡتُمِنَ اَمَانَتَہٗ وَلۡیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ ؕ وَلَا تَکۡتُمُوا الشَّہَادَۃَ ؕ وَمَنۡ یَّکۡتُمۡہَا فَاِنَّہٗۤ اٰثِمٌ قَلۡبُہٗ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ﴿۲۸۴﴾

(البقرۃ: 283-284)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معیّن مدت تک کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے اور کوئی کاتب اس سے انکار نہ کرے کہ وہ لکھے۔ پس وہ لکھے جیسا اللہ نے اُسے سکھایا ہے اور وہ لکھوائے جس کے ذمّہ (دوسرے کا) حق ہے، اور اللہ اُپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرے، اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پس اگر وہ جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق ہے بے وقوف ہو یا کمزور ہو یا استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ لکھوائے تو اُس کا ولی (اس کی نمائندگی میں) انصاف سے لکھوائے اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ ٹھہرا لیا کرو اور اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (ایسے) گواہوں میں سے جن پر تم راضی ہو۔ (یہ) اس لئے (ہے) کہ ان دو عورتوں میں سے اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کروا دے اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں اور (لین دین) خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اُسے اس کی مقررہ میعاد تک (یعنی مکمل معاہدہ) لکھنے سے اکتاؤ نہیں۔ تمہارا یہ طرزِ عمل خدا کے نزدیک بہت منصفانہ ٹھہرے گا اور شہادت کو قائم کرنے کے لئے بہت مضبوط اقدام ہوگا، اور اس بات کے زیادہ قریب ہوگا کہ تم شکوک میں مبتلا نہ ہو۔ (لکھنا فرض ہے) سوائے اس کے کہ وہ دست بدست تجارت ہو جسے تم (اسی وقت) آپس میں لے دے لیتے ہو۔ اس صورت میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اسے نہ لکھو اور جب تم کوئی (لمبی) خرید و فروخت کرو تو گواہ ٹھہرا لیا کرو اور لکھنے والے کو اور گواہ کو (کسی قسم کی کوئی) تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے گناہ کی بات ہوگی اور اللہ سے ڈرو جبکہ اللہ ہی تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے اور اگر تم سفر پر ہو اور تمہیں کاتب میسر نہ آئے تو کوئی چیز باقبضہ رہن کے طور پر ہی سہی۔ پس اگر تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے پاس امانت رکھے تو جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہے اسے چاہیے کہ وہ ضرور اس کی امانت واپس کرے اور اللہ اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرے اور تم گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو کوئی بھی اسے چھپائے گا تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہو جائے گا اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب جانتا ہے۔

(نوٹ: ان آیات میں قرض کے لین دین بارے درج ذیل احکام ملتے ہیں۔)

1. اے ایمان دارو! جب تم ایک معین مدت تک کے لئے قرض کا لین کرو تو اُسے لکھ لیا کرو۔
2. چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے۔
3. کوئی کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے۔ کیونکہ اللہ نے اُسے لکھنا سکھایا ہے۔
4. قرض کی تحریر وہ لکھوائے جس کے ذمہ حق ہے۔
5. تحریر لکھواتے وقت اللہ کا تقویٰ مدنظر رہے۔
6. تحریر لکھواتے وقت کچھ بھی کم نہ کرے۔
7. وہ شخص جس کے ذمہ حق ہے نادان ہو یا کمزور ہو یا خود لکھوانے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی اُس کی نمائندگی میں انصاف سے لکھوائے۔
8. معاہدہ پر دو مردوں کی گواہی ہو۔
9. اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ ٹھہرا لو۔
10. گواہ کو جب بُلایا جائے تو وہ گواہی سے انکار نہ کرے
11. لین دین خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ تم اُسے اس کی میعاد سمیت لکھنے میں سُستی نہ کرو۔

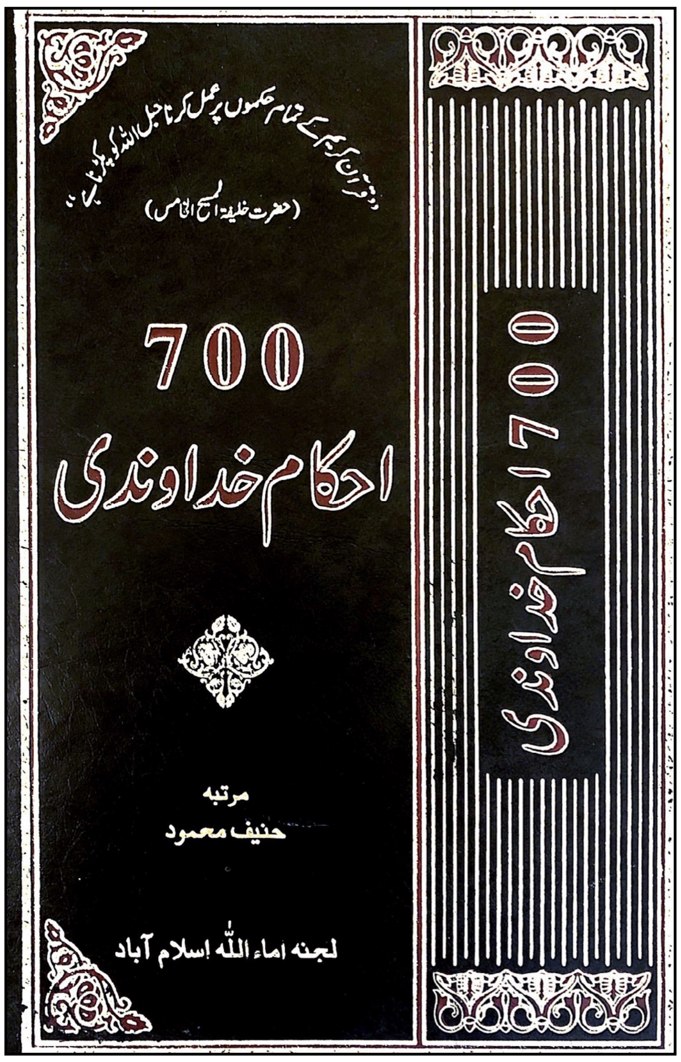

12. دست بدست تجارت، جس میں رقم اور مال لے دے کر قصہ تمام کر لیتے ہو، لکھنے کی ضرورت نہیں۔
13. جب تم لمبی خرید و فروخت کرو تو گواہ ٹھہرا لیا کرو۔
14. کاتب اور گواہ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔
15. اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔
16. اگر سفر میں لین دین کرنا ہو اور کوئی کاتب میسر نہ ہو تو کوئی چیز باقبضہ رہن کے طور پر ہی سہی۔
17. امانت کی رقم عند الطلب واپس کی جائے۔
18. تم گواہی کو مت چھپاؤ۔ جو کوئی ایسا کرے گا تو یقیناً اس کا دل گناہ گار ہو جائے گا۔

قرض واپس لیتے ہوئے سود نہ لو

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۷۹﴾

(البقرۃ: 279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو۔

مقروض تنگ دست کو مہلت دینا

وَاِنۡ کَانَ ذُوۡ عُسۡرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیۡسَرَۃٍ ؕ وَاَنۡ تَصَدَّقُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸۱﴾

(البقرۃ: 281)

اور اگر کوئی تنگ دست ہو تو (اسے) آسائش تک مہلت دینی چاہئے اور اگر تم خیرات کر دو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے، اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 509-514)

بقیہ: فرمانِ خلیفۂ وقت…… از صفحہ 1

بقیہ: فرمانِ خلیفۂ وقت…… از صفحہ 1

پھر ہمیں دلیلیں دینی ہوں گی۔

پھر حکمت کے معنی یہ بھی ہیں کہ پختہ اور پکّی بات ہو۔ ایسی دلیل ہو جو خود مضبوط ہو، نہ کہ اس دلیل کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں اور دلیلیں دینی پڑیں اور پھر ان کو مزید ثابت کرنا پڑے۔ پس لمبی بحثوں میں پڑنے کی بجائے جائزہ لے کر، اعتراض دیکھ کر پھر ان کو ٹھوس دلیل سے رد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ بھی ہر شعبہ تبلیغ کا کام ہے کہ اپنے حالات کے مطابق ایسے اعتراض اور ان کے ردّ کی دلیلیں یکجا کر کے، ایک جگہ جمع کر کے پھر جماعتوں کو مہیا کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اعتراضوں کے ردّ کی علمی اور ٹھوس اور پختہ دلیلیں میسر ہوسکیں۔ پھر حکمت کا ایک مطلب عدل بھی ہے۔ اگر بحث ہو رہی ہے تو دوسروں پہ ایسے اعتراض نہیں کرنے چاہییں جو الٹ کر ہم پر بھی پڑ سکتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8/ ستمبر 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

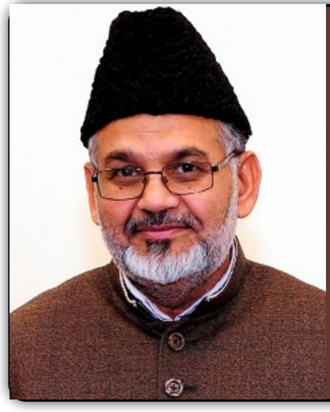

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 78

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 28/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون ’’تنگ نظر، بے حس معاشرہ اور قوم‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون اوپر گذر چکا ہے۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 3/ نومبر 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’تیری خیر شام وسحر مانگتا ہوں‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ خاکسار نے لکھا کہ اس دعا کو میں اپنے وطن عزیز پاکستان کی نذر کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وطن عزیز کے بے شمار سنجیدہ اور سعید فطرت خدا تعالیٰ کے حضور وطن عزیز کے لئے یہ دعا کرتے ہوں گے اور ہمیں خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر پورا یقین اور بھروسہ ہے کہ ایک دن ضرور حالات بدلیں گے اور ایسا وقت ضرور آئے گا کہ دہشت گردی، مذہبی منافرت اور لوٹ مار اور بے ایمانی ختم ہوگی اور لوگ آپس میں پیار و محبت سے رہیں گے۔

جس شاعر کے کلام سے خاکسار نے یہ دعائیہ مصرع لیا ہے ان کا مختصراً ذکر کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ شاعر نے تو یہ مصرع کسی اور موقعہ کے لئے کہا تھا۔ وہ واقعہ بھی آپ کے علم کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ اس عظیم شاعر کا نام ’’حسن رہتاسی‘‘ ہے اور بہت سے لوگ انہیں جانتے بھی نہ ہوں گے مگر اپنے وقت کے یہ ہجو گو، بدیہہ گو کے بادشاہ، مزاحیہ شعراء کے سرخیل اور شاعر دارالاماں تھے۔ یہ دعائیہ مصرعہ انہیں کا ہے اور جس موقعہ کا ہے وہ یہ ہے کہ:

چند دوست آپس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جن میں ڈاکٹر محمد احمد سرساوی، مولانا احمد خاں نسیم صاحب، مولوی عبدالعزیز بھامبڑی صاحب اور فضل الٰہی خان صاحب تھے۔ ایک موقع پر حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ نے ’’تَریں‘‘ (جو کھیرے کی طرح ہوتی ہیں) خریدیں کہ مجلس میں ان اصحاب کے ساتھ مسجد مبارک کی چھت پر بیٹھ کر کھائیں گے۔ مسجد کی سیڑھیوں میں انہیں حسن رہتاسی صاحب نظر آئے۔ انہوں نے ان کو بھی اس ’’تر مجلس‘‘ میں شرکت کی دعوت دی۔ حسن صاحب نے سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے اس دعوت کے جواب میں ایک شعر کہہ دیا۔

نہ کدو، نہ توری، نہ تر مانگتا ہوں
تیری خیر شام و سحر مانگتا ہوں

(کلام حسن رہتاسی صفحہ 99)

اسی طرح ایک اور مجلس لگی ہوئی تھی جہاں عموماً حسن رہتاسی کو دعوت کلام دی جاتی تھی حسن صاحب نے اپنی تازہ نظم ’’بند‘‘ سنائی جو چند روز قبل تیار ہوئی تھی۔ اس نظم کی نزول کی وجہ یہ بنی کہ آپ جہلم کے محلہ ’’ملاحاں‘‘ میں رہتے تھے ایک دن گوشت خریدنے بازار گئے۔ قصاب سے اپنی پسند کا گوشت طلب کیا۔ قصاب نے کہا حسن صاحب وہ حصہ تو فروخت ہو چکا ہے۔ آپ ’’بند لے جائیں‘‘ بس اس سے تخیل کی راہیں کھل گئیں اور یہ نظم لکھی۔ چند اشعار آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

دریا ہی نہیں، کرتے ہیں کوزے میں جری بند
گر چاہیں تو آسکتے ہیں شیشے میں پری بند
جو بند کیا حق نے اسے کھول لیا ہے
نہ شرک خفی بند ہے نہ شرک جلی بند
مغضوب کی ضالین کی آمد ہے مسلسل
انعمت علیھم کی ہوئی کب سے لڑی بند
القصہ ہر اک قسم کی سب راہیں کھلی ہیں
اک بند ہے ان پر تو فقط راہ نبی بند
ان سادہ مزاجوں سے کوئی اتنا تو پوچھے
فیضان خدا وندی بھی ہوتے ہیں کبھی بند

حسن رہتاسی صاحب آخری عمر میں اکثر مسجد ہی میں شب بسر کر لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے حسن صاحب سے دریافت کیا ان دنوں آپ کا قیام کہاں ہے؟ بولے:

نہ ابا کے نہ دادا کے نہ اپنے گھر میں رہتا ہوں
چُھٹا ہے جب سے گھر اپنا خدا کے گھر میں رہتا ہوں

مضمون کے شروع میں یہ دعائیہ الفاظ انہیں کے ہیں:

’’تیری خیر شام وسحر مانگتا ہوں۔‘‘

وطن عزیز کے حالات کچھ ایسے ہی ہیں اور ایک لمبے عرصہ سے کشتی وطن ہچکولے کھا رہی ہے۔ ایک اخبار کے کالم نویس فاروق عادل صاحب نے بعنوان ’’سمجھ میں نہیں آتا‘‘ میں انہوں نے پاکستان میں مذہبی منافرت اور دہشت گردی اور نمازیوں اور عبادت گاہوں پر حملوں کے بارے میں لکھ کر آخر میں لکھتے ہیں کہ اگر میرے دوست نے مجھ سے پوچھ لیا کہ ’’ایسے ہوتے ہیں مسلمان‘‘ تو کیا جواب بن پڑے گا؟

اسی طرح ایک اور کالم نویس اپنے کالم میں ’’لعل و گہر‘‘ کے عنوان سے لکھتے ہیں ’’تاہم یہ بات طے ہے کہ معمول کے حالات میں بھی انہیں کم از کم وہ مذہبی آزادی میسر نہیں جو کسی دوسری اقلیتوں کو حاصل ہے‘‘۔

اسی طرح ایک اور کالم نگار ارشد محمود اپنے کالم ’’بات یہ ہے‘‘ میں لکھتے ہیں کہ ’’اگرچہ علما کے بیانات کا عوام پر کوئی اثر دیکھنے میں نہیں آیا لیکن یہ حقیقت ضرور سامنے آئی کہ مذہبی تنگ نظری کی جڑیں کس قدر گہری ہوچکی ہیں حتی کہ اب دیگر مذاہب کے پیروکاروں کی خوشی اور غمی میں شرکت بھی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔‘‘

سبط حسین گیلانی نے اپنے کالم ’’دست بریدہ‘‘ میں ’’فرقہ واریت اور سیاسی رویے‘‘ کے بارے میں جو کالم لکھے ہیں اور وطن عزیز میں اقلیتوں کے بارے میں کھل کر تحریر کیا ہے کہ ان سے کیسا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ ایسی صورت حال میں وطن عزیز ہم سے دعا کا تقاضا کرتا ہے اور ہمارے پاس دعا کے سوائے کوئی اور ہتھیار نہیں اور ہر شخص اپنے اپنے دائرہ میں اپنی اصلاح کرے۔ خاکسار نے قرآن کریم سے دعا کے بارے میں چند آیات کا ترجمہ بھی لکھا ہے۔ مثلاً

(1) تمہارا ربّ کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔
(40:61)

(2) تم اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی پکارو۔
(اعراف: 56-57)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ ’’اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کرتا‘‘۔

قبولیت دعا کے بارے میں لکھا گیا کہ ’’جب تک تیرا سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ یاد رکھو جو مخلوق کا حق مارتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیوں کہ وہ ظالم ہے‘‘۔ ’’یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو۔‘‘

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 4/ نومبر 2011ء میں صفحہ 9 پر خاکسار کا مضمون ’’تیری خیر شام وسحر مانگتا ہوں‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ وہی مضمون ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 3/ نومبر 2011ء میں صفحہ 2 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ ’’انٹر فیتھ میٹنگ کی دعائیہ تقریب میں مسلمان، یہودی، بہائی اور عیسائی سب اکٹھے ہوئے۔‘‘

تصویر میں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر اور برادر محمد علیم کی اَپ لینڈ کی انٹر فیتھ دعائیہ تقریب میں شرکت۔ امام شمشاد دوسرے مذاہب کے ساتھ رابطے میں بہت مستعد ہیں جس سے بین المذاہب ہم آہنگی کی راہیں کھل رہی ہیں اور امن، محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی قائم ہو رہی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کے ریجنل مبلغ ہیں جو اس علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ 25/ اکتوبر کو مختلف مذاہب کے مرد اور عورتیں یہاں اپ لینڈ کے فائر سٹیشن کے احاطہ میں جمع ہوئے۔ یہ ان کی 16ویں تقریب تھی جس میں سب کو صبح کا ناشتہ (کھانا) بھی دیا گیا اور روحانیت بڑھانے کی باتیں بھی بیان کی گئیں۔ پروگرام کا آغاز دعا سے ہوا جو Rev. Jim Rhoads فرسٹ میتھوڈسٹ چرچ آف اپ لینڈ نے کرائی۔ اس سال اس دعائیہ تقریب کے کا مرکزی نقطہ کا موضوع تھا ’’محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ یہ ماٹو عالمگیر جماعت احمدیہ کا ہے اور ان کے نمائندہ امام سید شمشاد احمد ناصر اس تقریب میں مع برادر علیم صاحب کے تھے۔ اپ لینڈ کے میئر مسٹر Ray-Musser نے اس موقعہ پر افتتاحی تقریر کی جس میں انہوں نے اپنے بیٹے اور بیٹی کی بیماری کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ان کی مدد کی اور وہ صحت یاب ہوئے۔

یہودی ٹیمپل کے کینٹر پاوٗل پُچ نے موسیقی سے (گیٹار) کے ذریعہ اپنا پیغام دیا۔ اس موقعہ پر مسٹر ولیم لیشر نے بھی تقریر کی جو کہ عالمی مذاہب کے سابقہ صدر رہتے انہوں نے کہا کہ اس میٹنگ/تقریب کا جو ماٹو ہے اسے سب مذاہب کو اختیار کرنا چاہیے اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنانا چاہیے۔ جس سے ان کی اپنی اصلاح بھی ہوگی اور دنیا کی بھی امن کی راہ کھلے گی۔

امام شمشاد ناصر نے اس موقع پر قرآن کریم کی دعائیں بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں اور اس موقع پر اپنی دعاؤں کے بعد انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ کی کتاب سے ایک اقتباس بھی سنایا جس میں انہوں نے قبولیت دعا اور دعا کے بارے فرمایا تھا۔

مثلاً ایک حوالہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کی دعا قبول نہیں کرتا۔ اس موقع پر دوسرے عیسائی مذاہب کے لیڈروں نے بھی تقاریر کیں۔

ہفت روزہ نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 4-10/ نومبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’تیری خیر شام وسحر مانگتا ہوں‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون اوپر بیان ہو چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 4/ نومبر 2011ء میں صفحہ 7 پر 6 تصاویر کے ساتھ خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے۔

’’چینو کیلی فورنیا میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام دعائیہ ناشتہ‘‘۔ ’’بین المذاہب ناشتے میں امام شمشاد احمد ناصر نے ابتدائی عیسائیوں کا ذکر کیا‘‘

تصاویر میں میئر اپ لینڈ، اپ لینڈ کے پاسٹر، ربائی اور خاکسار تقاریر کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ دو تصاویر سامعین کی ہیں ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے ہیں۔ خبر کا متن یہ ہے:۔

کیلی فورنیا (پ ر) جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام گذشتہ ہفتے 16 واں بین المذاہب ناشتے کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف مذاہب کے 120 افراد شریک ہوئے۔ ناشتہ سے قبل مختلف مذاہب کے علما نے اپنی اپنی دعائیں کیں جبکہ اپ لینڈ کے فرسٹ یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ کے پادری جم رھوڈس نے ناشتہ میں برکت کی دعا کی۔ تعارفی کلمات میری لی رھوڈس نے ادا کئے اور ان کے بعد اپ لینڈ کے میئر نے اپنے بچوں کی بیماری کے واقعات سنائے……..امام شمشاد احمد ناصر جو جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں نے قرآن کریم کی ایک سورۃ مع ترجمہ پڑھی انہوں نے کہا کہ اس سورت کا تعلق ان ابتدائی عیسائیوں سے ہے جو اپنی جانیں بچانے کے لئے روم کے زیر زمین تہہ خانوں میں جاچھپے تھے اور جہاں وہ اللہ تعالیٰ سے رحم کی دعا کرتے تھے۔ آخر میں ماریو ریوین نے کچھ دعائیہ نظمیں پڑھیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 5/ نومبر 2011ء میں صفحہ B-5 پر ایک مختصر سی خبر اس عنوان سے شائع کی ’’حج کی تقریب اختتام پذیر ہوگئی‘‘ (مراد عید الاضحیہ ہے)۔ اخبار نے خبر میں لکھا کہ احمدیہ مسلمہ جماعت عید الاضحیہ کی تقریب منا رہی ہے۔ یہ اتوار کے روز صبح دس بجے ہوگی۔ مسجد بیت الحمید میں جو کہ چینو کیلی فورنیا میں واقع ہے جس میں نماز کے بعد امام شمشاد خطبہ دیں گے اور بعد میں ریفریشمنٹ بھی سب کو دی جائے گی۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 16/ نومبر 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’سنت ابراہیمی کی ادائیگی میں مشکلات اور ان کا حل‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے قارئین کی توجہ بعض ضروری امور کی طرف مبذول کرائی ہے۔ خاکسار نے لکھا:۔

امسال (2011ء) خدا تعالیٰ کے فضل سے عالم اسلام نے عید الاضحیٰ کی تقریب بڑے جوش وجذبہ سے منائی اور ایک خبر کے مطابق 3 ملین سے زائد لوگوں نے حج کا فریضہ ادا کیا۔ اس عید کا تعلق تو حج سے ہے اور دوسرے ان قربانیوں سے بھی ہے جو حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ نے کیں۔ گویا پورے خاندان نے قربانیاں خدا کے حضور پیش کیں۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں سے بنی اسرائیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قربانیوں کا ایک نیا اسلوب دنیا نے سیکھا۔

ان قربانیوں کو تو ویسے ہی ایک مسلمان کو ہر روز یاد رکھنا چاہیے لیکن حج کے دنوں میں اور عید کے دن یہ قربانیاں ایک الگ رنگ پیدا کرتی ہیں پھر حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس لکھا گیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔ ’’اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں شمار کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں……..اس وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا ہے کیوں کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور صدقات کا موجب ہیں۔‘‘

(خطبہ الہامیہ)

قربانیوں کا اصل مقصد خدا تعالیٰ کا قرب ہے اور یہ قربانیاں اس کا موجب بن جاتی ہیں اور بننا بھی چاہیے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہی فرمایا ہے کہ یہ قربانیاں متقین کی ہی قبول کی جاتی ہیں۔

خاکسار نے لکھا کہ عید کے دن صبح کو جو TV کھولا تو قریباً سب پاکستانی چینل مہنگائی کا رونا رو رہے تھے اور قریباً ہر چینل سے یہ آواز آرہی تھی کہ ’’سنت ابراہیمی کی ادائیگی میں مشکلات‘‘ یعنی مہنگائی اتنی ہے کہ سنت ابراہیمی کو ادا کرنا ناممکن ہو رہا ہے اور وجہ یہ کہ بکرے، گائیں، بھیڑیں سبھی جانور اتنے مہنگے داموں سے فروخت ہو رہے ہیں کہ خریدنے والے کی استطاعت سے بات باہر ہوگئی ہے اور لوگ جیبوں میں پیسے ڈالے حیرت سے ادھر ادھر گھوم رہے ہیں۔ ٹی وی والے مختلف لوگوں سے انٹرویوز بھی لے رہے تھے جو ساتھ کے ساتھ نشر ہو رہے تھے۔ گاہکوں سے بھی اور جانور بیچنے والوں سے بھی۔ واقعی مہنگائی بہت ہے اور لوگ خریداری سے معذور نظر آرہے تھے۔ اس پر مجھے یہ خیال بڑی شدت سے آیا کہ مسلمان صرف ایک بات کو ہی سنت ابراہیمی خیال کرتے ہیں اور وہ یہ کہ عید کے دن بکری، بھیڑ، گائے وغیرہ ذبح کی جائیں حالانکہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کی اور بھی بہت سی باتیں بیان ہوئی ہیں انہیں بھی مدنظر رکھنا چاہیے وہ بھی آپ ہی کی سنت ہیں اور یہ ’’سنت‘‘ بھی اتنی ہی ضروری ہیں جتنی کہ قربانی کرنا۔ اگر قربانی نہ بھی ہو سکے تب بھی دوسری باتوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جن کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ الحج، سورۃ ابراہیم، سورۃ مریم اور سورۃ الصافات میں ہے۔

اس سلسلہ میں اول بات جو دیکھنی ضروری ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشن کیا تھا۔ سب سے اہم مشن آپ کا خدا تعالیٰ کی توحید اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا قیام۔ اس کے لئے سورۃ الحج کی آیت 27 پڑھیں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خالص توحید کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ شرک سے منع کیا اور عبادت کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بزرگوں کے بت بھی توڑ دیئے تھے۔ اس لئے یہ بھی سنت ابراہیمی ہے کہ اپنے دلوں کو بتوں سے پاک اور صاف کیا جائے کیوں کہ دلوں میں ہزاروں ایسے بت چھپے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے سے روکتے ہیں۔ پاکستان میں بزرگوں کے مزاروں پر جا کر دیکھ لیں آپ کو واضح شرک نظر آجائے گا۔ ان کی قبروں پر سجدہ کیا جاتا ہے اور صاحبِ قبر سے مرادات مانگی جاتی ہیں۔ یہ سب شرک اور بت ہی تو ہیں۔

اگر دلوں میں یہ بت ہوں اور انسان صرف بکرا خرید کر اس کے گلے پر چھری پھیر دے اور کہے کہ میں نے سنت ابراہیمی پوری کر دی ہے تو غلط ہوگا۔ اس سنت سے قبل اپنی خواہشات اپنی مرادات جو شرک کی طرف لے جارہی ہیں ان پر چھری پھیرنی پڑے گی۔ اگر خواہشات کے بت اسی طرح دل میں ہیں اور خدا کے دین کو مقدم نہیں کیا گیا تو یہ قربانی کسی کام کی نہیں۔ ؎

جسم کو مل مل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزدِ کردگار

کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے (22:38) یاد رکھو کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تک نہیں پہنچتے۔ لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کی بہت اعلیٰ تربیت کی انہیں باخدا انسان بنایا اور پھر اس خواب کا ذکر قرآن مجید میں ہے جس کی بنا پر آپ اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے اور جب حضرت ابراہیمؑ نے وہ خواب اپنے بیٹے کو سنائی تو انہوں نے کہا کہ اے میرے باپ وہی کر جس کا تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا ہے۔ تو ان شاءاللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔ یہ جواب کیا شاندار اور اعلیٰ جواب ہے۔ جب تک انسان کے دل میں خدا کی عظمت اس کی محبت اور وحدانیت نہ ہو ایسا جواب ہرگز نہیں دیا جاسکتا۔ پس یہ اعلیٰ تربیت کا نتیجہ تھا۔

پس اس سنت ابراہیمی پر بھی عمل کر کے اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنی چاہیے اور ان کے دلوں میں بھی اللہ کی محبت، اس کی وحدانیت پیدا کرنی چاہیے۔ تا کہ پھر ایسے لوگ معاشرہ میں توکل والے بن جائیں گے جس سے معاشرہ کی بے ایمانی دور ہوگی۔

پھر آپ کی ایک اور سنت کا قرآن مجید میں یوں ذکر ہے۔ اے میرے خدا میں نے اپنی اولاد کو وادیٔ غیر ذی زرع میں اس لئے چھوڑا ہے تا وہ عمدگی سے نماز ادا کریں۔

اب سب کو معلوم ہے کہ وہ کیسی جگہ تھی جہاں پانی اور زندگی، خوراک کا نام ونشان نہ تھا۔ لیکن عبادت الٰہی، نماز کے قیام کے لئے یہ ساری قربانی سب نے دی۔ اس سنت ابراہیمی کی طرف بھی تو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ان سنتوں کو زندہ رکھیں گے تب بکرے والی قربانی بھی مقبول ہوگی۔ اگر یہ سنتیں زندہ نہ ہوئیں تو صرف خون بہا دینے سے کیا حاصل ہوگا؟

خاکسار نے ملفوظات سے نماز کی ادائیگی کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کا حوالہ بھی درج کیا۔ جس میں آپ نے ایک نواب کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ صبح کی نماز کے لئے نہ اٹھتا تھا ایک دن مولوی سے وعظ سنا اس پر نواب نے اپنے خادم سے کہا کہ صبح نماز کے لئے جگا دینا۔ وہ بے چارا جگاتا رہا اور نواب صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے۔ جب خادم نے بار بار جگایا تو اس کی شامت آئی اور نواب نے اسے مارا پیٹا۔ کہ جب ایک دفعہ کہنے سے نہ اٹھا تو تجھے سمجھ آجانی چاہیے تھی کہ ابھی نہ اٹھوں گا۔ حالانکہ خود خادم سے کہا تھا کہ نماز کے لئے جگا دینا۔

اس کے ساتھ ہی ایک کہاوت اور بھی لکھی جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہی بیان فرمائی ہے کہ ہارون الرشید کی ایک کنیز تھی ایک دن اس نے جو بادشاہ کے کمرے میں بستر کو صاف کیا تو اسے وہ بستر گدگدا، ملائم اور خوشبوؤں سے معطر پایا۔ اس کے دل میں بھی خیال آیا کہ میں اس پر لیٹ کر دیکھوں۔ وہ لیٹی تو اسے نیند آگئی۔ جب بادشاہ آیا تو اسے سوتا پا کر اس پر ناراض ہوا اور تازیانہ کی سزا دی۔ وہ کنیز روتی بھی جاتی اور ہنستی بھی جاتی تھی۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ روتی تو اس لئے ہوں کہ ضربوں سے درد ہوتی ہے اور ہنستی اس لئے ہوں کہ میں اس بستر پر چند لمحہ سوئی تو مجھے یہ سزا ملی اور جو اس پر ہمیشہ سوتے ہیں ان کو خدا معلوم کہ کس قدر عذاب بھگتنا پڑے گا۔

پس غفلت سے آنکھ کھولئے۔ خدا پر اپنا بھی اور اولاد کا بھی کامل یقین و توکل پیدا کریں ایسا ایمان جو ابراہیم علیہ السلام نے پیدا کیا اور اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی اعلیٰ بنائیں۔

درثمین احمد۔ جرمنی

خیانت کی اقسام

اس معاشرے میں کوئی بھی برائی چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی دوسری برائیوں کو جنم دیتی ہےاور خیانت ایک ایسی برائی ہے جس کے بارے میں ارشاد ہےکہ خیانت کی عادت امانتوں اور فرائض کی ادائیگی میں بھی خیانت کرواتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾

(الانفال:28)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور (اس کے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہوگے۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خائن نہ ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حقوق ادا کرنے والا ہوسکتا ہے، نہ ہی بندوں کے حقوق ادا کرنے والا۔حقوق کی ادائیگی میں خیانت تقویٰ سے دور لے جاتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آدمی خائن بھی ہو اور تقویٰ پر چلنے والا بھی ہو اور حقوق ادا کرنے والا بھی ہو۔

خائن کی تعریف

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 6/ فروری 2004ء میں خیانت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’خیانت ایک ایسی برائی ہے جس کا کرنے والا اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے حقوق ادا نہ کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرایوں میں، مختلف سیاق وسباق کے ساتھ قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اس کے بارہ میں ارشاد فرمایاہے اور خیانت کرنے والا خائن کہلاتا ہے جس کا مطلب ہے کہ ایسا شخص جس پر اعتماد کیا جائے اور وہ اعتماد کو ٹھیس پہنچائے۔‘‘

(بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

نفس کی خیانت

ایک اور مقام پر بیان ہوتا ہے:

وَلَا تُجَادِلۡ عَنِ الَّذِیۡنَ یَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنۡ كَانَ خَوَّانًا اَثِیۡمًا ﴿۱۰۸﴾ۚۙ

(النساء:108)

اور ان لوگوں کی طرف سے بحث نہ کر جو اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ سخت خیانت کرنے والے گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں:

’’وہ بات مانو جس پر عقل اور کانشنس کی گواہی ہے اور خدا کی کتابیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں۔... زنا نہ کرو، جھوٹ نہ بولو اور بدنظری نہ کرو اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کی راہوں سے بچو اور نفسانی جوشوں سے مغلوب مت ہو اور پنج وقت نماز ادا کرو کہ انسانی فطرت پر پنج طور پر ہی انقلاب آتے ہیں اور اپنے نبی کریم کے شکر گزار رہو، اُس پر درود بھیجو، کیونکہ وہی ہے جس نے تاریکی کے زمانے کے بعد نئے سرے خدا شناسی کی راہ سکھلائی‘‘۔

(ضمیمہ تریاق القلوب،روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 525)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

’’وَلَا تَكُنۡ لِّلۡخَآئِنِیۡنَ خَصِیۡمًا ﴿۱۰۶﴾ شریر کی طرف سے حمایت کا بیڑا کبھی نہیں اٹھانا چاہیے۔ خائن کی طرف سے بھی جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔ اگر کسی عزیز رشتہ دار کی مصیبت پڑ جاوے۔تو استغفار بہت پڑھو۔ خدا تعالیٰ تمہیں بچالے گا۔‘‘

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 29/ جولائی 1909ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 56)

مومن خائن نہیں ہوسکتا

ایمان کی نشانی سچائی ہے اور امانت کی ادائیگی ہے۔ اس لئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے علاوہ بری عادتیں ہوسکتی ہیں لیکن ایک مومن میں یہ دو عادتیں نہیں ہو سکتیں۔

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے سوا تمام بری عادتیں ہوسکتی ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 397 مسند ابو امامۃ الباھلی حدیث نمبر 22523 مطبوعہ بیروت 1998ء)

خیانت بھی جھوٹ کی طرح کی برائی ہے۔ کیونکہ خائن ہمیشہ جھوٹا ہوگا اور جھوٹا ہمیشہ خائن ہوگا۔ اصل میں تو یہ دو بڑی برائیاں ہیں اگر یہ نہ ہوں تو دوسری چھوٹی چھوٹی برائیاں ویسے ہی ختم ہو جاتی ہیں اور انسان خود بخود ان کو دُور کر لیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر نیز صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی امانت اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں‘‘

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 349 مطبوعہ بیروت)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’اس شخص کو (عند الطلب) امانت لوٹا دو جس نے تمہارے پاس امانت رکھی تھی اور اُس شخص سے بھی خیانت نہ کرو جو تجھ سے خیانت کرتا ہے۔‘‘

(سُنن التّرمذی اَبوَابُ البُیُوْع)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ وہ نہ اس کی خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے۔ (حضورؐ نے دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے۔ کسی شخص کے شر کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔‘‘

(سنن الترمذی کتاب البرّ والصّلۃ)

قرض کی ادائیگی میں بلاوجہ کی تاخیر بھی خیانت ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’فرمایا اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡهٰی (النحل:91)...مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں،اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سُستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دُور بھاگنا چاہئے۔ کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے جو اس نے اس آیت میں دیا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 607 ایڈیشن 1988ء)

پھر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:’’اللہ اس شخص کو سرسبزوشاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے اسی طرح آگے پہنچایا کیونکہ بہت سارے ایسے لوگ جنہیں بات پہنچائی جاتی ہے وہ خود سننے والے سے زیادہ اسے یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ تین امور کے بارہ میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرسکتا اور وہ تین یہ ہیں: خدا تعالیٰ کی خاطر کام میں خلوص نیت، دوسرا ہر مسلمان کے لئے خیرخواہی اور تیسرے جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر رہنا۔

(سنن الدارمی المقدمہ باب الاقتداء بالعلماء حدیث نمبر 236 مطبوعہ بیروت لبنان 2000ء)

انصاف کے تقاضے نہ پورا کرنا بھی خیانت ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں فرماتے ہیں۔

’’اب پہلی بات جو اس میں بیان کی گئی ہے... کہ جو کام تم اللہ تعالیٰ کی خاطر کر رہے ہو اس میں ہمیشہ خلوص نیت ہونا چاہئے۔ جماعتی عہدے جو تمہیں دیے جاتے ہیں انہیں نیک نیتی کے ساتھ بجالاؤ۔ صرف عہدے رکھنے کی خواہش نہ رکھو بلکہ اس خدمت کا جو حق ہے وہ ادا کرو۔ ایک تو خود اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس خدمت کو سرانجام دو۔ دوسرے اس عہدے کا صحیح استعمال بھی کرو۔ یہ نہ ہو کہ تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے اور اصول ہوں، ان سے نرمی کا سلوک ہو اور غیروں سے مختلف سلوک ہو، ان پر تمام قواعد لاگو ہو رہے ہوں۔ ایسا کرنا بھی خیانت ہے۔

عہدے کا غلط استعمال بھی خیانت ہے

پھر اس عہدے کی وجہ سے تم یا تمہارے عزیز کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے والے نہ ہوں۔ مثلاً یہ بھی ہوتا ہے کہ چندوں کی رقوم اکٹھی کرتے ہیں۔ تو بہتر یہی ہے کہ ساتھ کے ساتھ جماعت کے اکاؤنٹ میں بھجوائی جاتی رہیں۔ یہ نہیں کہ ایک لمبا عرصہ رقوم اپنے اکاؤنٹ میں رکھ کر فائدہ اٹھاتے رہے۔ اگر امیر نے یا مرکز نے نہیں پوچھا تو اس وقت تک فائدہ اٹھاتے رہے۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے اور اگر کبھی مرکز پوچھ لے تو کہہ دیا کہ ہم نے یہ رقم ادا کرنی تھی مگر بہانے بازی کی کہ یہ ہوگیا اس لئے ادا نہیں کر سکے۔ تو غلط بیانی اور خیانت دونوں کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ شیطان چونکہ انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے اس لئے ایسے مواقع پیدا ہی نہ ہونے چاہییں اور ان سے بچنا چاہیے۔

نظام جماعت کی پابندی نہ کرنا بھی خیانت ہے

پھر یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کے کام آؤ، ان کے حقوق ادا کرو۔ پھر یہ

بھی یاد رکھو کہ نظامِ جماعت کے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہو، نظام کی پوری پابندی کرو۔ کسی بات پر اعتراض پیدا ہوتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ وہ اعتراض انسان کو بہت دور تک لے جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ عہدے داروں سے بڑھ کر نظام تک اور پھر نظام سے بڑھ کر خلافت تک یہ اعتراض چلے جاتے ہیں۔ اس لئے اگر یہ کرو گے تو یہ بھی خیانت ہے۔

پوشیدہ سازش بھی خیانت ہے

ایک اقتباس ہے علامہ شبلی نعمانی کا خیانت کے بارہ میں کہتے ہیں:۔

”خیانت کے ایک معنی یہ ہیں کہ کسی جماعت میں شامل ہو کر خود اسی جماعت کو جڑ سے اکھاڑنے کی فکر میں لگے رہنا، چنانچہ منافقین جو دل میں کچھ رکھتے تھے اور زبان سے کچھ کہتے تھے، وہ ہمیشہ اسلام کے خلاف چھپی سازشوں میں لگے رہتے تھے مگر ان کی یہ چال کارگر نہیں ہوتی تھی اور ہمیشہ اس کا بھید کھل جاتا تھا۔ فرمایا وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَۃٍ (مائدہ:3) اور ہمیشہ تو خبر پاتا رہتا ہے اُن کی ایک خیانت کی۔ یعنی ان کی کسی نہ کسی خیانت کی خبر رسول کو ملتی ہی رہتی ہے۔“

غلط مشورہ بھی خیانت کے زمرے میں آتا ہے

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری طرف ایسی جھوٹی بات منسوب کی جو مَیں نے نہیں کہی، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے اور جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا تو اس نے بغیر رشد کے مشورہ دیا تو اس نے اُس سے خیانت کی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد3 صفحہ 244 مسند ابی ہریرۃ حدیث نمبر 8249 مطبوعہ بیروت 1998ء)

یعنی اگر تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے صحیح رنگ میں مشورہ نہیں دیا تو یہ خیانت ہے۔ پس بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب دوسرے ان پر اعتبار کرتے ہیں، ان سے مشورہ طلب کرتے ہیں تو ان کو صحیح مشورے نہیں دیتے۔ امانت کا حق تو یہ ہے کہ اگر واضح طور پر کسی بات کا علم نہیں تو معذرت کر لیں اور اگر کسی بہتر مشورہ دینے والے کا پتا ہو تو اس کا پتہ بتا دیا جائے، اس طرف رہنمائی کر دی جائے۔

خیانت باطن کو خراب کر دیتی ہے

بعض دفعہ جان بوجھ کر غلط طریقے سے غلط مشورہ دے دیا جاتا ہے تو یہ بھی خیانت ہے تاکہ کسی کو نقصان پہنچ جائے۔ یہ بالکل نہیں ہونا چاہیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے جس کا اوڑھنا بچھونا بہت برا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ اندرونے کو خراب کر دیتی ہے یا اس کی چاہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔

(نسائی کتاب الاستعاذۃ باب الاستعاذہ من الخیانۃ)

خائن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکتا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خائن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

پھر آپ نے فرمایا: جو شخص بدنظری سے، اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ...ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19)

پھر آپؑ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”خیانت نہ کرو۔ گِلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 81)

مجالس کی امانت میں خیانت

بعض عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ ہمدرد بن کر دوسری کسی شریف عورت کے گھر جاتی ہیں، اس سے باتیں نکلواتی ہیں، دوستیاں قائم کرتی ہیں اور پھر مجلسوں میں بیان کرتی پھرتی ہیں۔ تو اس قسم کے لوگ چاہے مرد ہوں یا عورت (عورتوں کو زیادہ عادت ہوتی ہے) وہ بھی مجالس کی امانت میں خیانت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ہر احمدی کو ان باتوں سے بھی اپنے آپ کو بچا کر رکھنا چاہیے۔

”خدا کے واحد ماننے کے ساتھ یہ لازم ہے کہ اس کی مخلوق کی حق تلفی نہ کی جاوے۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا قائل نہیں۔“

(ملفوظات جلد 5 حاشیہ صفحہ 91 ایڈیشن 1988ء)

چندوں میں خیانت

پھر آپ نے چندوں کے بارہ میں فرمایا:

”ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کر کے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے۔ صحابہ کرامؓ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93)۔ اس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔ یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہوسکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح سے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 361 ایڈیشن 1988ء)

(خطبہ جمعہ 6/ فروری 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

دوسروں کے مال پر تصرف بھی خیانت ہے

غزوۂ خیبر کے موقع پر یہود شکست کے بعد پسپا ہوئے۔ مسلمانوں کو طویل محاصرہ کے بعد فتح عطا ہوئی۔ بعض مسلمانوں نے جو کئی دنوں سے فاقہ سے تھے یہود کے مال مویشی پر غنیمت کے طور پر قبضہ کر کے کچھ جانور ذبح کئے اور ان کا گوشت پکنے کے لئے آگ پر چڑھا دیا۔ نبی کریم کو خبر ہوئی تو رسول کریم نے اسے سخت ناپسند فرمایا کہ مال غنیمت میں باضابطہ تقسیم سے پہلے یوں تصرف کیوں کیا گیا اور اسے آپ نے خیانت پر محمول فرمایا۔ آپؐ نے صحابہ کو امانت کا سبق دینے کے لئے گوشت سے بھرے وہ سب دیگچے اور ہنڈیاں الٹوادیں پھر صحابہؓ کے مابین خود جانور تقسیم فرمائے اور ہر دس آدمیوں کو ایک بکری دی گئی۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اموال پر زبردستی قبضہ جائز نہیں۔

(مسند احمد جلد4 صفحہ 88)

افواہ پھیلانا خیانت کے مترادف ہے

معاشرہ میں رہنے والے ہر انسان کا حق ہے کہ اسے درست معلومات تک رسائی ہو۔ جبکہ افواہ پھیلانے والا اس بنیادی حق کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے اور دوسروں کے حقوق میں دخل اندازی کر کے بددیانتی اور خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

”یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایک بات بیان کرو جسے وہ تو سچ جانے اور تم خود اس سے جھوٹ کہو۔“

اس سے بڑی خیانت اور کیا ہوگی کہ لوگ آپ کی بات کو سچ سمجھ رہے ہوں جبکہ وہ بے بنیاد ہو۔ ایسا کر کے ہم اپنی بددیانتی پر مہر لگاتے اور دوسروں کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔

خیانت کی دیگر صورتیں

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے نیشنل سالانہ اجتماع 2008ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”پھر خیانت ہے۔ یہ ایک بہت بڑی برائی ہے۔ جو عُہدیدار ہیں ان کا اپنے عہدوں کا صحیح استعمال نہ کرنا، یہ خیانت ہے۔ راز کو راز نہ رکھنا، یہ خیانت ہے۔ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں وہاں کسی کے متعلق بات سن کے اس کو آگے پھیلا دینا، یہ خیانت ہے۔ باریکی میں جا کر اگر اپنے جائزے لیں تو تمام برائیوں سے پاک ہونے کی جب ہم کوشش کریں گے تو ایک ایسا حسین معاشرہ ابھر کر سامنے آئے گا جس میں ہر طرف پیار اور محبت بکھری ہو گی۔ تمام لڑائیاں اور رنجشیں ختم ہو چکی ہوں گی۔ پس یہ خوبیاں ہیں جو ہم نے اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔ جب اس طرح ہم کریں گے تبھی ہم امانت کا صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے، جو ہمارے سپرد کی گئی ہیں اور پھر یہی باتیں جو ہیں وہ ایمان میں بھی کامل کرتی ہیں اور ایمان کامل ہوگا تو تبھی آپ حقیقی باندیاں اور لونڈیاں کہلائیں گی، تبھی اللہ تعالیٰ کی حقیقی لجنہ کہلائیں گی۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی مومن بننے اور ہر قسم کی خیانت سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین

دعا کا تحفہ

دُعائے زیارتِ قبور

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان جاتے تو یہ کلمات پڑھتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ لَنَا وَلَکُمْ

(نسائی کتاب الجنائز)

ترجمہ: اے مومنوں اور مسلمانوں میں سے دوسرے جہان کے باسیو! تم پر سلامتی ہو یقیناً ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں۔ تم ہمارے پیشرو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں مَیں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا طلبگار ہوں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 127)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

عدنان اشرف ورک

حضرت عیسیٰؑ کا اصل نام یسوع تھا یا عیسیٰ؟

قرآن کریم ابن مریمؑ کو ’’عیسیٰ (آل عمران آیت 46)اور انجیل ’’یسوع‘‘ کے نام سے پکارتی ہے۔

(متی 1:25)

جرمن مستشرق Nöldeke اور بعض دوسرے مستشرقین کے حوالہ سے انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں لکھا ہے: ’’بہت سے مغربی مصنفین کا خیال ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو یہود نے (مسیح کے لیے) عیسیٰ کا لفظ استعمال کرنے کی طرف مائل کیا۔ درحقیقت یہودی نفرت کی وجہ سے یسوع کو عیسو کہتے تھے، یہ تاثر دینے کے لیے کہ عیسو کی روح یسوع کر آئی ہے (حضرت اسحاق علیہ السلام کے بڑے بیٹے کا نام عیسو تھا اور چھوٹے کا یعقوب یہودی عیسو کو برکات نبوت سے محروم سمجھتے تھے۔ بائبل میں ہے کہ خدا نے کہا۔ ’’میں نے یعقوب سے محبت رکھی لیکن عیسو سے نفرت کی‘‘ (ملاکی باب 1 آیت 3 / رومیوں باب 9 آیت 13) یہودی طعنہ دیتے کہ یسوع میں عیسو کی روح حلول کر آئی ہے۔ یوں وہ از راہ تحقیر یسوع کو عیسو کہتے تھے۔‘‘

The Encyclopaedia of Islam(New Edition).Vol.4.
E.J.Brill.leiden.1978.page:81, under word:Isa

جبکہ حقیقت یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کے یہ دونوں نام ہی درست ہیں حضرت عیسیٰؑ کا نام پیشگوئی میں ’’یسوع/یشوع‘‘ آیا ہے اور یہود اسی نام سے حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے منتظر تھے لیکن جس علاقے میں حضرت مریم رہتی تھیں اس زمانہ میں اس علاقے کی بولی میں یسوع لفظ عیسیٰ بن گیا تھا اور فرشتہ نے بھی حضرت مریمؑ کو لسان قوم کی مناسبت سے عیسیٰ کے نام سے ہی خوشخبری دی۔ یہ وہ گم شدہ حقیقت ہے جسے قرآن نے بیان کیا ہے۔

یسوع عبرانی لفظ یشوعا سے بنا ہے جس کا مطلب ہے نجات دینے والا۔ انجیلِ متی 1:25 میں ہے ’’تم اسے یسوع کے نام سے پکاروگے کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو گناہوں سے نجات دینے والا ہوگا۔‘‘

حضرت عیسیٰؑ اور ان کے حواری شمالی فلسطین کے علاقہ گلیل کے رہنے والے تھے۔ انجیل میں ان کو گلیلی کہا گیا۔ گلیل میں یہود کے علاوہ فونیشی، آرمینی، رومی اور یونانی آباد تھے۔ اس لئے اسے ’’گلیل جویم‘‘ یعنی غیر قوموں کا علاقہ کہا جاتا تھا۔ گلیل میں یہودی آرامی بولتے تھے لیکن یہ وہ آرامی نہیں تھی جو کہ یہودیہ میں بولی جاتی۔ ان کی زبان کافی حد تک اہل یہود سے مختلف تھی۔ انجیل متی میں لکھا ہے ’’اور پطرس باہر صحن میں بیٹھا تھا کہ ایک لونڈی نے اس کے پاس آکر کہا کہ تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا۔۔۔ تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے انہوں نے پطرس کے پاس آکر کہا بے شک تو بھی ان میں سے ہے کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تو گلیلی ہے۔‘‘

(متی باب 26 آیت 69-73)

اہل گلیل حروف حلقی ادا کرنے میں خاصی دقت محسوس کرتے۔ ان کا لب و لہجہ ٹھیٹھ اور دیہاتی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیلی کاہن گلیلی یہودیوں کو ’’عامی ھارض‘‘ کہتے یعنی ملک کے عامی لوگ۔

عبرانی یشوعہ آرامی میں ایسوعہ ہے اور گلیلی حروف حلقی میں دقت محسوس کرنے کی وجہ سے ایسوعہ کو مقلوب کرکے عیسیٰ کہتے تھے۔ یہ ان کا محاورۂ زبان تھا۔ آج آپ کسی انگریز سے بات کریں گے تو وہ جبرالٹر کہے گا، جبل الطارق نہیں کہے گا۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ جبل الطارق کا جبرالٹر بنا ہے۔ اسی طرح اپنی گفتگو میں ایڈمرل استعمال کرے گا، امیرالبحر نہیں۔ حضرت مریم کو ان کی روزمرہ کی زبان میں بشارت دی گئی۔ اس زبان میں ایسوعہ کو عیسیٰ کہتے تھے لہٰذا یہی نام رکھا گیا۔ اصل قدیم عبرانی اناجیل ناپید ہیں۔ یونانی انجیل میں آپؑ کا ’’آئی سواس‘‘ نام ہے۔ سریانی میں ایسوع اور لاطینی میں اسوس یا ’’ہی سوس‘‘ جتنے تراجم اتنے نام۔

یوسی بیوس (Eusebius) تاریخ کلیسیا کا معتبر ترین تاریخ دان سمجھا جاتا ہے۔ اس کی تاریخ میں قرنِ اوّل کے بعض فرقوں کا ذکر ہے۔

عیسائیو	Essaioi
گلیلا ئیو	Galilaioi

انجیل میں لکھاہے کہ یہودی حواریان مسیح کو گلیلی کہتے تھے۔ تاریخ میں ان کا اولین نام ’’عیسائیو‘‘ ہے۔ کیونکہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے تھے۔ چوتھی صدی کے عیسائی عالم ’’اپی فے نی اس‘‘ گواہی دیتے ہیں کہ ابتداءً نصاریٰ ’’عیسائیو‘‘ کہلاتے تھے۔ چنانچہ ’’اپی فے نی اس‘‘ کے حوالہ سے The Scrolls and Christian origins میں لکھا ہے:

They were also called(’’عیسائیو‘‘) before the disciples began to be called Christians at Antioch.

(The Scrolls and Christian Origins by Mathew Black,Thomas Nelson and Sons Ltd.London, New York.1961 page:72

ترجمہ: ’’حواریوں کو انطاکیہ میں ’’کرسچین‘‘ کے نام سے پکارے جانے سے قبل ’’عیسائیو‘‘ بھی کہا جاتا تھا۔‘‘

مریم اور ابن مریم کی مادری زبان میں انجیل کا کوئی نسخہ محفوظ نہیں۔ البتہ صحائف مندّیہ جو ’’نصاریٰ یحییٰ‘‘ کی تحویل میں ہیں وہ اسی زبان میں ہیں جو کہ حضرت مسیحؑ بولا کرتے تھے۔ ان صحائف میں آپ کا نام (عین سے) ’’عیسومسیحا‘‘ ہمیں ملتا ہے۔

Encyclopaedia of Religion and Ethics Edited by James Hastings.T and T Clark.London New York2003.Vol.VIII.page:384 under word Mandaeans.

یشوع نام کی ابتدائی صورت بروئے تورات یہوشع ہے اس سے یشوع/یسوع اور یشوعہ بنا آرامی میں ایسوع یا ایسوعہ۔ گلیل میں عیسیٰ

یہوشع
یشوع
یشوعہ
ایسوعہ
عیسیٰ

ظاہر ہے کہ یشوع/یسوع نام کا لسانی سفر یہوشع سے شروع ہوا اور عیسیٰ پر ختم ہوا۔

اے مہدی آباد کے شہیدان، اے مہدی آباد کے زندان

اللہ کے دین کے پاسبان ہو تم، ہو تم ہی تو محافظ و دربان و نگہبان
باکمال ہو تم اور بے مثال ہو تم، لاثانی و لاجواب و لازوال ہو تم
سیّدنا بلال زندہ ہے آج بھی، بصورت ابراہیم و الحسن وحسین میں
نہیں ہیں پیچھے ان سے، حمید وسلح اگ، عثمان و عبد الرحمان
اگ علی و موسیٰ کا بھی تو ہے، یہی مقام و مرتبہ، منزل و شان
اے مہدی آباد کے شہیدان، اے مہدی آباد کے زندان
زندہ ہو تم اور زندہ ہی تھے تم، فرمان ہے یہ خدائے رحمان و رحیم کا
ہیں یہ قابلِ تقلید و روحِ مثال، عدیم النظیر، یکتاو اعلیٰ او رعدیم المثال
نو ستارے ہیں جو چمکیں جاکر آسماں پر، عود ہوا وہیں، جہاں سے نزول تھا
زمیں پر بھی تو تھے عظمت کا اک نشان، بیان کیا ہے، جیسا کہ سب جہان نے
اوصاف تھے تمہارے عمدہ و خوب تر، فرمایا ہے یہ ہمارے پیارے حضور نے
اے مہدی آباد کے شہیدان، اے مہدی آباد کے زندان
تم ہی تو ہو مسیح الزمان کے پہلوان، ہاں! تم ہی تو ہو افریقہ کے شہیدان
رزق ہے تمہارا اللہ کے ہاں، عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ، لکھا ہے کلامِ پاک میں
مثال ونمونہ، شبیہ ہیں یوں تو یہ بھی، وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا کی
جاوید نے لکھی ہے پہلی بار، دعا کے ساتھ شہیدوں کی داستان، ان اشعار میں
جنّت میں ہو تم، الفردوس ہے مسکن تمہاری، رہو وہیں ہمیش یہ دعا ہے ہماری
اے مہدی آباد کے شہیدان، اے مہدی آباد کے زندان

جاوید اقبال ناصر۔ جرمنی

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

8/ فروری 1923ء پنج شنبہ (جمعرات)

مطابق 21/ جمادی الثانی 1341 ہجری

صفحہ دوم پر اخبارِ احمدیہ کے تحت جماعت احمدیہ سکندر آباد حیدر آباد کی یہ خبر شائع ہوئی:

”16/ جنوری روز سہ شنبہ کو مولوی ثناء اللہ صاحب وارِد حیدر آباد ہو کر 18/ جنوری 1923ء روز پنج شنبہ کو سیٹھ احمد بھائی صاحب برادر سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے پاس مدعو ہوئے۔ جہاں جماعتِ احمدیہ سے کوئی چار پانچ گھنٹہ تک مباہلہ کی نسبت بقرار داد حکم احمد بھائی صاحب باقاعدہ گفتگو ہوئی۔ مولوی ثناء اللہ حضرت اقدس کے مقابلہ میں اپنی کامیابی کے دلائل پیش کرتے تھے اور جناب سید بشارت احمد صاحب تردید دلائل کرتے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ اہلِ مجلس نے بالعموم یہ فیصلہ کیا کہ حضرت مسیحِ موعودؑ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے مابین کوئی مباہلہ کا ہونا ثبوت نہیں۔ اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب کھسیانے ہو کر چل دیے اور دوسرے دن اپنی تقاریرِ عام کا سلسلہ شروع کیا۔ چنانچہ 19/ جنوری جمعہ کو سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کی بلڈنگ سے متصل ہی ان کی ایک تقریر ہوئی جس میں بجز ہزل و استہزاء کے کوئی علمی بات نہیں کہی۔ پھر متواتر تقریریں مختلف جگہ یکے بعد دیگرے کر کے شہر میں ایک گند پھیلا دیا۔ جس کو خود پبلک کا سمجھدار حصہ ناپسند کرنے لگا۔“

صفحہ نمبر 3 تا 4 پر اداریہ شائع ہوا ہے جو درج ذیل متفرق موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے:

1۔ صداقتِ احمدیت اور پارسیوں کی کتاب دساتیر 2۔ حق برزبان

ثانی الذکر موضوع کے تحت ایک نہایت دلچسپ اور اہم حوالہ پیش کیا گیا ہے جو خاکسار یہاں پیش کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اخبار اس موضوع کے تحت لکھتا ہے کہ:

”افرادِ جماعتِ احمدیہ جب کبھی آیت یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ اجرائے نبوت و رسالت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں تو منکرینِ حق اس برہان کے اٹل پہاڑ کو رکیک تاویلوں کی بیمار انگلیوں سے گرانے کی کوشش کیا کرتے ہیں لیکن اس آیت سے متعلق یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہو گی کہ فرقہ اہلِ حدیث کے مولانا ”شمس محمدی“ کی ادارت میں جو رسالہ اہل الذکر فیض آباد سے شائع ہوتا ہے اس کے پرچہ ربیع الاول 1340ھ کے صفحہ 11، 12 پر آیت ھٰذا کو جو ترجمہ اور مطلب بیان ہوا ہے وہ بیّن شہادت ہے کہ حق اپنی طاقت سے آخر دلوں پر چھا جاتا ہے اور زبان وقلم پر ضاوی و جاری ہو کر رہتا ہے اور آہستہ آہستہ ضرور دماغوں میں اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔ گو ظاہر میں کیسا ہی انکار کیا جائے مگر سچائی اندر ہی اندر دلوں میں گھر کرتی جاتی ہے۔ جس طرح وفاتِ مسیحؑ کی بحث سے علماء نیم جان ہو چکے ہیں بالآخر مسئلہ نبوت کے سلسلہ میں بھی حق کے آگے سر جھکنا ہی پڑے گا۔ چنانچہ اہل الذکر کا مضمون مندرجہ ذیل بھی پکار پکار کر اس کی شہادت دیتا ہے۔“

بعدازاں اخبار الفضل نے مذکورہ بالا اخبار کا درج ذیل حوالہ اس بارہ میں شائع کیا ہے:

”لازم ہے کہ انسان اپنے مبدء کا خیال رکھے اور پانے لیے جو سامانِ قدرت دیکھتا ہے ان سے سبق لے اور بہکانے والوں کے بہکاوے میں نہ آوے اور پھر سب سے زیادہ اپنے انجام کی فکر اور ان سب باتوں کے لیے اس بھولنے والے غافل انسان کو ضرورت ہے کہ اس مربی کائنات کی طرف سے پیغامات آویں اور ان پیغامات کو پہنچانے والے بھی آویں۔

چنانچہ فرمایا یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اے بنی آدم تم میں تمہاری جنس سے رسول آتے رہیں گے جو تم کو میری آیات سناتے رہیں گے۔ پس جو ڈرا اور اپنے کو سنوارا (ایسے لوگوں کے لیے وعدہ ہے کہ) نہ ان پر خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

سبحان اللہ! کس حسنِ ترتیب سے یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ اس کی شانِ ادا پر دل قربان کر دیا جائے اور جان نثار کر دی جائے۔ لباس کا تذکرہ پھر لباس کی صلاحیت کا بیان۔ اس کے بعد مغویوں کی شرارتوں پر تنبیہ۔ پھر اس کے بعد انجام اور موت کی یاد دہانی اور ان سب ضرورتوں کے پورا کرنے کے ذمہ دار اپنے پیغامبروں کی آمد کا ذکر اور ان رسولوں کی خدمات اور کارہائے متعلقہ میں سے آیات ونشانات و دلائلِ ربانیہ کے سنانے اور سمجھانے کا حامل بیان فرما کر پھر ان پر جو نتیجہ مترتب ہوتا ہے۔ یعنی ایسے لوگوں کا مآل (کہ جو ان کو مان لیں اور اپنی اصلاح کر لیں) بھی بتا دیا کہ نہ ان پر کسی قسم کا خوف ہو گا اور نہ کسی طرح یہ لوگ غمگین ہوں گے۔“

(رسالہ اہل الذکر فیض آباد ربیع الاول 1340ھ صفحہ 11-12)

صفحہ 4 پر ”آریہ مسافر سے ایک حل طلب سوال“ کے عنوان سے مولوی اللہ دتہ صاحب جالندھری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان (مولانا ابوالعطا صاحب) کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

صفحہ 5 اور 6 پر حضرت مصلح موعودؓ کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 2/ فروری 1923ء شائع ہوا ہے۔ اس خطبہ میں حضورؓ نے پہلی مرتبہ احمدی خواتین کو برلن مسجد کی تعمیر کی تحریک فرمائی۔

صفحہ 7 پر ایک مضمون زیرِعنوان ”اخبار پیغام اور ہم پر تقلیدِ بابیت کا الزام“ شائع ہوا ہے۔ اخبار لکھتا ہے:

”جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے وکیل لاہور اور ان کے رفقاء میں سے ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہمارا سیدنا حضرت محمد ﷺ کے بعد امتِ محمدیہ میں بابِ نبوت کو مفتوح یقین کرنا بتقلیدِ عقائدِ بابیہ ہے۔ کیونکہ وہ بھی بابِ نبوت کو مفتوح جانتے ہیں۔“

چناچہ اس اعتراض کا جواب مذکورہ مضمون میں مفصل دیا گیا ہے۔

صفحہ 8 اور 9 پر حضرت مصلح موعودؓ کا ایک خطاب شائع ہوا ہے۔ یہ خطاب ”جلسہ مستورات میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تقریر برائے چندہ مسجد برلن (جرمنی)“ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس خطاب کے آغاز میں حضورؓ نے فرمایا:

”جیسا کہ ہماری بہنوں کو معلوم ہو گیا ہو گا میں نے اس جگہ تمام مستورات کو جمع کیا ہے کہ مسجد برلن کے لیے چندہ کی تحریک کی جاوے۔ لڑائی یعنی جنگ سے پہلے ملک جرمنی کو یہاں کی زیادہ عورتیں نہ جانتی تھیں۔ مگر اب ہر ایک کے منہ پر جرمنی کا لفظ سنائی دیتا ہے کیونکہ ان کی لڑائی ہر ایک یورپ کے ملک سے ہو گئی تھی۔ اس لیے معلوم ہو کہ اب ہم نے اس ملک جرمن میں تبلیغ شروع کی ہے۔ دیکھو یہ دنیا کا نقشہ ہے (اس موقع پر آپ نے نقشۂ دنیا کھول کر اس میں سے اس ملک پر انگلی رکھی) اس میں یہ ملک ہندوستان ہے اور یہ یورپ۔ دیکھو یورپ کا ملک ہمارے

ملک سے بہت چھوٹا ہے اور اب اسی ملک کے لوگ ہم لوگوں پر حکومت کر رہے ہیں۔ اپنی عقل اور دانشمندی کی وجہ سے یہ لوگ بہت تیز و ہوشیار ہیں۔ فرانس، امریکہ، انگلستان وغیرہ ان سب سے جرمنی کا مقابلہ اور لڑائی تھی۔ روپیہ بہت خرچ ہو گیا۔ اس واسطے اب اس ملک کی یہ حالت ہے کہ ایک روٹی تین سو روپے کو آتی ہے اور اس ملک کے پندرہ ہزار روپے ہمارے ملک ہندوستان کے ایک روپے میں مل جاتا ہے اور روٹی اس قدر مہنگی ہے کہ مثلاً وہاں کے ایک شخص نے اعلان کیا کہ ہمیں برتن مانجنے کے لیے ایک ملازمہ چاہیے تو دو ہزار عورتوں نے درخواستیں دیں۔ جن میں ایک شہزادی بھی تھی اور وہ ایسی ذلیل ترین ملازمت پر راضی تھی۔ تو اس ملک کی بہت تنگ حالت ہے۔ ایسی حالت میں ہم کو وہاں تبلیغ کی ضرورت پیش آئی۔ اس لیے کہ قاعدہ ہے کہ جو شخص بہت آرام اور راحت کی زندگی بسر کرے اور عیش وعشرت میں سے مصیبت آ جائے، اس کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ ضرور عیاش تھے مگر ان کی خراب حالت کے ساتھ ہی ان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو سکتی ہے۔ کیونکہ انسان کا قاعدہ ہے کہ اگر اسے روحانی تکلیف ہے تو وہ عموماً اللہ تعالیٰ کی جانب جھکتا ہے چنانچہ مولوی مبارک علی صاحب کا ایک خط بھی آیا ہے جس مین وہ لکھتے ہیں کہ یہاں کے بازار میں جو شخص نہایت دبلا پتلا اور آنکھیں اندر گھسی ہوئیں چلتا نظر آئے جس کے چہرے پر گوشت پوست نہ ہو وہ یہاں کے کسی کالج کا پروفیسر ہوتا ہے۔ غرضیکہ بہت تکلیف اور تنگی میں انسان خدا کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اس لیے اب ان لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف ضرور ہو گی۔ گو یہ حالت ان لوگوں کی عارضی ہے کیونکہ وہ بہت ہوشیار ہیں اور اپنی حالت کو جلد تر اپنی دانشمندی اور سمجھداری سے سدھار لیں گے۔ وہ انگریزوں سے بھی زیادہ علم والے ہیں۔ اگر اسلام جیسے سچے مذہب کی طرف ان کی توجہ ہو گئی تو اسلام کو بہت مدد ملے گی اور اگر وہ اسلام کا بازو بن گئے تو بہت ہی مفید ثابت ہو گا۔ اول تو یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ جرمنی کے ملک میں اسلام پھیلایا جاوے۔ دوسری ضرورت یہ بھی ہے کہ حضرت مسیحِ موعودؑ کا الہام اور پیشگوئی بھی ہے کہ روس مسلمان ہو گا۔ اب دیکھو نقشۂ دنیا میں سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کا ملک بھی اس ملک کے ساتھ لگا ہوا ہے۔“

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل link ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19230208.pdf

اصغر علی بھٹی۔ سابق مبلغ برکینا فاسو

تماشق اور ہاؤسا احمدی قبائل کی ایمان افروز داستانیں

قسط دوم

وہابی علماء کی مزید اندھی مخالفت اور جماعتی ترقیات

ہمارے تورودی کے مبلغ سلسلہ قریشی صاحب کا ایک روز تورودی ڈیپارٹمنٹ کے گاؤں بن جیتی میں تبلیغی پروگرام تھا یہ گاؤں بورکینا فاسو بارڈر کے قریب شاہراہ سے 25 کلومیٹر دور جنگل میں واقع ہے۔ گاؤں کے امام صاحب ایک ساتھی سمیت سڑک پر کھڑے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ گاؤں میں پہنچ کر ہم نے نماز مغرب ادا کی۔ کافی سارے لوگ جمع تھے۔ خاکسار نے تبلیغ شروع کی۔ معلم صاحب لوکل زبان میں ترجمہ کر رہے تھے۔ جب خاکسار آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ کی تفسیر میں حدیث پیش کر رہا تھا قریب کے گاؤں سے آئے ہوئے امام صاحب کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یہ سب جھوٹ ہے مرزا قادیانی صاحب نعوذباللہ جھوٹے ہیں اور یہ جماعت کافر ہے اور گالیاں دینا شروع کر دیں۔ میں نے ان کو کہا۔ دیکھیں! اس گاؤں والوں کی دعوت پر ہم یہاں آئے ہیں۔ آپ ہماری بات سن لیں اس کے بعد آپ کو موقع ملے گا۔ آپ سوالات کریں ہم جوابات دیں گے۔ اگر آپ کو ہمارا پیغام اچھا لگے تو خوب، نہیں تو رد کر دیں۔ جبر والی تو کوئی بات نہیں ہے۔ بہر حال وہ امام اہل حدیث تھا جو قریب کے گاؤں سے اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ آیا تھا۔ اس کے ساتھی وغیرہ اٹھ کر ادھر ادھر باتیں کرنے لگے متعلقہ گاؤں کے امام نے ہمیں کہا آپ تھوڑا صبر کریں معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔ امام صاحب نے ان سے کہا اگر آپ تبلیغ نہیں سننا چاہتے تو چلے جائیں ہمیں تو سننے دیں۔ 10 منٹ کے بعد وہ امام اپنے رفقاء کے ہمراہ گالیاں دیتے ہوئے موٹر سائیکلوں پر اپنے گاؤں روانہ ہو گیا متعلقہ گاؤں کے امام صاحب نے بتایا کہ وہ شر پسند امام تھا اور صرف فتنہ پھیلانے کے لیے آیا تھا۔ وہ ہمیں بھی روکتا تھا مگر ہم نے اس کی بات نہیں مانی اور آپ کو دعوت دی۔ بہر حال اس کے بعد تمام پروگرام مرد و خواتین نے بڑی توجہ سے سنا۔ تبلیغ کے ختم ہونے پر امام صاحب کہنے لگے کہ جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے بالکل درست ہے۔ وہ کہنے لگے کافی عرصہ قبل آپ کی جماعت کے مبلغ ناصر احمد سدھو صاحب بورکینا سے ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ انہوں نے ہمیں تبلیغ کی مگر پھر رابطہ نہ ہو سکا۔ پھر ہمیں دو کتب نسال الاالمعارضین اور القول الصریح ملی۔ ہم دونوں اماموں نے بیٹھ کر لفظ بلفظ پڑھی اور اپنے گاؤں کو بھی خلاصۃً بتائی۔ ہم سب ان باتوں سے متفق تھے لیکن پڑھنے کے بعد یہ باتیں آپ کے منہ سے بھی سننا چاہتے تھے۔ آج سے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ کے فضل سے یہ سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

وہابی مولوی کی مخالفت اور خدائی تائید کا حیرت انگیز نشان

یہ فروری 2014ء کی بات ہے ماراڈی ریجن میں نو مبائع امام حضرات کی ٹریننگ کلاس میں 10 امام حضرات کے ساتھ ایک گاؤں wagona کے چیف بھی حاضر تھے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ امام صاحب کی بجائے خود کیوں حاضر ہوئے ہیں یہ کلاس تو امام حضرات کی ٹریننگ کے لئے ہے تو انہوں نے بتایا کہ میں جانتا ہوں۔ کل رات جب میں نے امام صاحب کو کلاس میں شامل ہونے کا پیغام دیا تو اس نے انکار کر دیا اور بتایا کہ مجھے شہر کے وہابی علماء نے بتایا ہے کہ احمدی کافر ہیں کہتے ہیں مجھے بڑی حیرانی ہوئی اور دکھ بھی ہوا کہ احمدی کافر کیسے ہو سکتے ہیں؟ اور یہ کہ اگر یہ کافر ہیں تو ان کو گاؤں میں تبلیغ کرنے کی اجازت تو میں نے دی تھی اس لئے میں تو ڈبل کافر ہو گیا۔ اس لئے رات کو بہت دعا کی اور اللہ سے راہنمائی کی دعا کرتے ہوئے سو گیا۔ انہوں نے حلفیہ بیان کیا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ پہلے میرے گھر میں آسمان سے ستارے اتر آئے ہیں اور پھر ان کے پیچھے پیچھے چاند۔ میں ان کو پاس سے دیکھ رہا ہوں مگر ان میں روشنی نہیں ہے اور پھر اچانک آسمان سے ایک سفید کپڑوں میں ملبوس ایک انتہائی نورانی شخصیت میرے گھر میں اترتی ہے اور اس کے گھر میں داخل ہوتے ہی ستارے اور چاند حیرت انگیز طور پر روشن ہو گئے اور سارا گھر روشنیوں سے جگمگا اٹھا اور میرے دل میں یہ بات زور سے داخل ہو گئی کہ یہ تو احمدیوں کی کوئی شخصیت ہے اور میں آگے بڑھ کر ان سے سوال کرتا ہوں کہ آپ احمدیوں کے مربی ہیں یا خلیفہ؟ اور میری آنکھ کھل گئی۔ خاکسار نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کا البم دکھایا تو انہوں نے فوری طور پر اپنی انگلی حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فوٹو پر رکھ دی اور بار بار قسمیں کھا کر بتانے لگے کہ انہیں کو میں نے اپنے گھر میں آسمان سے اترتے دیکھا تھا اور انہیں کی آمد سے میرا سارا گھر روشن ہو گیا تھا۔ جماعت احمدیہ کی سچائی کے بارے میں پہلے اگر مجھے کچھ شک بھی تھا تو وہ بھی آج دور ہو گیا ہے۔

یہ دسمبر 2013ء کی بات ہے، دسمبر کے شروع میں ہم نے ایک گاؤں sawa samea (سوا ساميا) میں تبلیغ کی۔ اس کے بعد ان کے 8 رکنی وفد کو ماراڈی مشن ہاؤس بلا کر مزید 2 دن جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا۔ mta اور پیارے آقا کی پوری دنیا میں پھیلی تبلیغی اور تربیتی مصروفیات پر مبنی جہاد سے متعارف کروایا۔ پھر اسی دوران جلسہ سالانہ نائیجر آ گیا اس میں بھی ان کو شمولیت کی دعوت دی۔ اس گاؤں کا وفد نیامی دارلحکومت میں جلسہ میں شامل ہوا۔ اسی گاؤں سے تعلق رکھنے والی ایک فیملی جو نیامی میں رہائش پذیر تھی ان کو جب پتہ چلا تو وہ رات کو آ کر اس وفد کو اپنے گھر دعوت کے بہانے لے گئے اور وہاں پر اپنے بڑے امام صاحب کو بھی بلوایا ہوا تھا۔ یہاں اس نے پورا زور لگا کر ثابت کرنے کی کوشش کی کہ احمدی تو کافر ہیں اور آپ کہاں پھنس گئے ہیں فوراً توبہ کریں ہم آپ کی مسجد بھی بنا کر دیں گے۔

امام صاحب نے واپس ماراڈی مشن ہاؤس آ کر اس ملاقات کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ میں نے وہابیوں کے امام صاحب کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ کی اس مخالفانہ تقریر کے بعد جماعت احمدیہ کی سچائی کے بارے میں پہلے اگر مجھے کچھ شک بھی تھا تو وہ بھی آج دور ہو گیا ہے۔ کیونکہ میں جب سے یہاں آیا ہوں آپ کو گالی دیتے سنا ہے اور میں **جب تک وہاں جلسہ گاہ میں رہا احمدیوں کو قرآن سناتے سنا اور میں آپ کو کہتا ہوں کہ اگر ساری دنیا کے مسلمان احمدی ہو جائیں یا کم از کم احمدیوں جیسے ہو جائیں تو دنیا میں فوری امن آ جائے گا۔** وہابی مولوی صاحب نے اس پر پینترا بدلا اور کہا کہ اچھا اگر احمدیت نہیں چھوڑنی نہ چھوڑو لیکن گاؤں پہنچ کر میرا یہی پیغام اپنے گاؤں والوں تک پہنچا دینا۔ وہ کہتے ہیں واپس گاؤں پہنچ کر میں نے حسب وعدہ وہابی مولوی صاحب کا پیغام گاؤں والوں کو دیا تو ان سب کا جواب یہی تھا کہ ہمیں صرف احمدیت کا محبت بھرا رستہ چاہیے ناں کہ وہابیت کا گالیوں والا راستہ۔ امام صاحب نے بتایا کہ مجھے سارے گاؤں والوں نے بھجوایا ہے وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں آپ ہمیں بیعت فارم دے دیں۔ چنانچہ ان کو بیعت فارم دے دیے گئے جسے وہ پر کر کے اللہ کے فضل سے جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ اب یہ گاؤں ایک مخلص جماعت ہے۔

اگر احمدیت سچی ہے تو آج اللہ بارش برسائے

یہ اکتوبر 2010ء کی بات ہے ماراڈی ریجن کے مبلغ قریشی صاحب بتاتے ہیں کہ 24/ اکتوبر 2010ء کو ایک دیہات جس کا نام (گڑھیں سامی) ہے میں عقیقہ کی ایک تقریب تھی۔ اس عقیقہ پر بہت سے وہابی مولوی بھی شامل ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے اور چونکہ اس دیہات کے امام صاحب ہمارے ایک تبلیغی پروگرام میں شامل ہوئے تھے انہیں تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ احمدیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور انہوں نے تمہیں پیسے دے کر اپنی طرف مائل کر لیا ہے، اس پر ان امام صاحب جن کا نام معلم یعقوب ہے نے انہیں جواب دیا کہ جب ہم ماراڈی گئے تو انہوں نے ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کہی جو قرآن و حدیث سے باہر ہو اور انہوں نے ہمیں امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی آمد کا پیغام دیا ہے اور اگر تم کہتے ہو کہ میں احمدیوں کے ہاتھوں بک گیا ہوں تو پھر میں کہتا ہوں کہ اگر یہ مہدی سچا ہے تو اللہ تعالیٰ آج بارش برسائے اور ہم سب کو اس کی سچائی کا نشان دکھائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مہدی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اسی شام اس پورے علاقے میں میلوں تک بارش برسائی اور ارد گرد کے جتنے دیہاتوں کے امام اور احباب اس پروگرام میں شامل تھے سب کے دیہاتوں تک بارش پہنچائی اور 80 ملی میٹر ریکارڈ بارش ہوئی جب کہ نائیجر میں 15/ ستمبر تک بارشوں کا موسم ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان امام صاحب نے اسی شام ہمارے مشن ہاؤس فون کیا اور ہمارے معلم کو یہ سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی سچائی ظاہر کر دی ہے میں آج سے احمدیت میں داخلے کا اعلان کرتا ہوں اور میں مرتے دم تک احمدیت پر قائم رہنے کا عہد کرتا ہوں اور انہوں نے ہمارے معلم صاحب کو صبح اپنے گاؤں آنے کی دعوت دی کہ وہ آ کر سب لوگوں کو احمدیت کا تفصیلی پیغام دیں، چنانچہ اگلے دن تبلیغ کے بعد سارے گاؤں نے احمدیت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ الحمد للہ

شہدائے لاہور کے خون کی برکت نائیجر میں

یہ 20/ جون 2010ء کی بات ہے ہم لوگ اماموں کے ایک بڑے وفد کے ساتھ سر کا کی گاؤں میں پہنچے ہوئے تھے، رات گاؤں میں تبلیغ کی اور رات اسی گاؤں میں قیام کیا صبح جب ہم نے گاؤں والوں سے واپسی کی اجازت چاہی تو انہوں نے ہمیں رکنے کے لئے کہا اور بتایا کہ بارش کا موسم شروع ہو چکا ہے اور ارد گرد کے دیہاتوں میں لوگوں کی فصلیں اگنے کے بعد قریباً ایک فٹ تک پہنچ چکی ہیں اور ہمارے یہاں اب تک ایک بھی بارش نہیں ہوئی اور ہم نے اب تک بیج بھی نہیں لگایا اس لئے ہم نے بڑے امام کو دعوت دی ہے کہ وہ آ کر دعا کروائے اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ بھی اس دعا میں شامل ہوں۔ چنانچہ گاؤں سے باہر کھلی جگہ پر سب لوگ اکٹھے ہو گئے تو خاکسار نے بڑے امام صاحب سے پوچھا کہ وہ کیسے دعا کروائیں گے انہوں نے کہا کہ پہلے ہم قرآن کریم کی تلاوت کریں گے اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں گے۔ اس پر خاکسار نے ان سے کہا کہ ہمیں وہ طریق اختیار کرنا چاہئے جو کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا یعنی نماز استقا اور اگر آپ اجازت دیں تو میں نماز استقا پڑھا سکتا ہوں کیونکہ یہ امام صاحب نیک فطرت انسان تھے چنانچہ انہوں نے خاکسار کو نماز پڑھانے کی اجازت دے دی چنانچہ خاکسار نے پہلے سب لوگوں کو نماز کا طریق بتایا اور نماز پڑھائی اور اس دوران دعا کی کہ اے پروردگار! میں انتہائی گناہ گار تیرا عاجز بندہ ہوں لیکن مجھے تیرے بھیجے ہوئے امام مہدی اور مسیح موعود پر کامل اور پختہ یقین ہے اور اسی امام مہدی کا پیغام لے کر آج ہم یہاں پہنچے ہیں تو نے ہمیں اپنے فضل سے یہ موقع عطا فرمایا ہے اور اگر تو اپنے خاص فضل سے آج یہاں بارش برسادے تو یہ ان کے لئے قبول حق کا ایک نشان ہو جائے گا اور یہ نشان تیرے مسیح و مہدی پر ایمان لانے کا باعث ہو سکتا ہے یا اللہ جس طرح ہمارے احمدی بھائی لاہور میں شہید ہوئے ہیں تو ان کی قربانیوں کے نتیجے میں یہ نشان دکھاتے ہوئے ہمیں یہاں پر سینکڑوں ہزاروں احمدی عطا فرما آمین۔ نماز کے بعد دعا کروائی اور پھر خاکسار نے گاؤں کے تمام لوگوں کو زیادہ سے زیادہ استغفار کرنے کی تلقین کی، چنانچہ جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو چلچلاتی دھوپ تھی اور بارش کے کوئی آثار نہ تھے اس کے بعد مزید دو دیہاتوں میں تبلیغ کی اور رات کو گھر واپس پہنچا اور رات اچانک شدید بارش ہوئی چنانچہ صبح ہی صبح معلم صاحب نے اطلاع دی کہ اس گاؤں اور ارد گرد رات بھر بارش ہوتی رہی اور اس پر بڑے امام نے کہا ہے کہ ہم نے امام مہدی کی صداقت کا معجزہ دیکھا ہے اور آج سے ہم سب احمدیت پر ایمان لاتے ہیں اور اس طرح اس گاؤں سے ایک ہزار ایک سو اٹھارہ (1,118) بیعتیں ہوئیں الحمدللہ علیٰ ذالک اور مزید یہ کہ اس امام نے ہمارے معلم سے کہا کہ وہ آئے تا کہ وہ اس کے ساتھ اپنے ماتحت تمام دیہاتوں میں جا کر لوگوں کو امام مہدی کی آمد کا پیغام دے چنانچہ ہمارے معلم سلیمان صاحب اور یہ امام 48 کلومیٹر دور امام صاحب کے آبائی گاؤں پہنچے اور وہاں ان امام صاحب نے گزشتہ واقعہ کا ذکر کر کے وہاں کے لوگوں کو احمدیت کا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ اگر تم میری بات پر یقین کرو تو میں تمہیں کہتا ہوں کہ یہاں پر بھی دو دن کے اندر بارش ہو گی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کے ساتھ اس نے اپنے بھیجے ہوئے امام مہدی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اگلے روز اس گاؤں میں بھی اپنی رحمت کی موسلا دھار بارش برسائی جو ان لوگوں کے لئے احمدیت کی صداقت کا نشان ثابت ہوئی اور جہاں اس طرح امام صاحب کے ایمان کو مزید تقویت پہنچی وہاں دو بار بارش کا یہ واقعہ ہمارے ازدیاد ایمان کا باعث بھی ہوا۔ ثمّ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’پس کیا حال ہے ان کا جب ایسی حالت میں مریں گے کیا ان کے تیر دان میں کوئی تیر باقی رہ گیا ہے؟ یا ان کے دلوں میں کوئی خصومت باقی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ خدا نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اب تو ایک حرکت مذبوحی ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ کیسے وہ وقتاً فوقتاً لاجواب کیے جاتے ہیں اور ہر ایک سال باوجود متکبرانہ رقص کے ذلیل کئے جاتے ہیں اور ان کے بادل بغیر پانی کے نکلے اور ان کے برگزیدہ لئیم ثابت ہوئے اور ان کی روشنی اندھیرا اور ان کے دل بے عقل اور بے ادب ثابت ہو گئے۔ پس کس نشان پر اس کے بعد ایمان لائیں گے۔ کیا میرے خدا نے مجھے اس محل پر نہیں اتارا جو مرادیابی کا محل ہے اور مجھے بیقراریوں کی آگ سے خوشی کی آسائش تک پہنچایا اور میری تائید کی اور میری مدد کی اور ہر ایک جو میری ذلت چاہتا تھا اس کو ذلیل کیا اور مجھے عید دکھلائی اور وعدوں کو پورا کیا اور ہر ایک آنکھ کھولنے والے کیلئے فتح کو دکھلا دیا اور کیونکر اور کہاں کے قصہ کو لپیٹ دیا اور منکروں پر حجت پوری کر دی۔ پس اس خدا کی تعریف ہے کہ بغیر میری تدبیر کے میرے لئے کافی ہو گیا اور مجھ میں اور میرے مخالفوں اور دوستوں اور دشمنوں میں ایک امر فارق پیدا کر دیا۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 191)

رپورٹ: عامر محمود۔ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ ناروے

تقریب عشائیہ مجلس انصار اللہ ناروے

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مجلس انصار اللہ ناروے نے ایک پروقار تقریب عشائیہ مورخہ 3/ جنوری 2023ء کو شام سات بجے بیت النصر اوسلو کے مسرور ہال میں منعقد کی۔ اس تقریب میں دوران سال مجلس خدام الاحمدیہ ناروے سے مجلس انصار اللہ ناروے میں شامل ہونے والے انصار بھائیوں کو خوش آمدید کہا جاتا ہے اور اُن سے مجلس عاملہ اور زعما کا تعارف کروایا جاتا ہے۔ اس دعوت میں مجلس عاملہ میں نئے آنے والے ممبران اور نئے زعما کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح عاملہ سے سبکدوش ہونے والے ممبران کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ اس سال اس دعوت میں صفِ دوئم سے صفِ اول میں آنے والے انصار بھائیوں اور سابقہ صدور مجلس انصار اللہ ناروے کو بھی دعوت دی گئی تھی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم خالد محمود صاحب قائد تبلیغ نے سورۃ الاحقاف کی آیات 16-17 کی تلاوت کی جس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو چالیس سال کی عمر میں پہنچنے کو ایک پختہ عمر قرار دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا شکر ادا کرنے اور اپنی اور اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس کے بعد محترم صدر مجلس انصار اللہ ناروے ڈاکٹر احمد رضوان صادق صاحب نے کھڑے ہو کر عہد دہرایا، پھر اس تقریب کا مقصد بیان کیا اور خدام سے انصار اللہ میں شامل ہونے والے بھائیوں کے نام بتائے۔ اس سال 9 نئے انصار مجلس میں شامل ہوئے۔ اسی طرح صفِ دوم سے صف اول میں شامل ہونے والے انصار کی تعداد 8 تھی۔ محترم صدر مجلس انصار اللہ ناروے نے تنظیم کے قیام کا مقصد بتایا نیز یہ کہ ناروے میں مجلس انصار اللہ کا قیام 1981ء میں عمل میں آیا۔ صدر محترم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب چشمہ معرفت سے اقتباس پیش کیا جس میں حضورؑ نے توبہ کرنے کا طریقہ بیان فرمایا ہے۔ جس میں اقلاع، ندم اور مستقل مزاجی پر عمل کرتے ہوئے انسان بدیوں سے دور ہو سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے تھے کہ اگر انسان یہ سوچ لے کہ میں نے اس نئے سال میں ایک بدی چھوڑنی ہے اور ایک نیکی اختیار کرنی ہے۔ تو چند سال میں ہی انسان میں بہت مثبت تبدیلیاں آ سکتی ہیں مثلاً اگر ہم ارادہ کر لیں کہ اس سال خیانت نہیں کرنی۔ یہ خیانت صرف روپے پیسوں میں نہیں بلکہ کام کی جگہ پر، رشتوں اور جماعتی ذمہ داریوں میں بھی نہیں کرنی۔ پھر اس کے ساتھ اگر یہ ایک نیکی اختیار کر لیں مثلاً یہ کہ دوسروں سے ہمیشہ اچھی بات کرنی ہے۔ یعنی کوئی ایسی بات نہیں کرنی جس سے کسی بھی انسان کو تکلیف ہو۔ کیونکہ اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے اور صدقہ بڑے مصیبتوں سے بچاتا ہے۔ اس طرح ایک سال بعد ہم میں بہت مثبت تبدیلی آ سکتی ہے۔ آخر میں آپ نے تمام شاملین کو تاکید کی

کہ عمر کے اس حصے میں اچھے کاموں کی طرف توجہ دیں کیونکہ وقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے۔ کسی نہ کسی کی موت کی خبر آتی رہتی ہے۔ ہمیں اپنی موت کو بھولنا نہیں چاہیے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اس شعر پر اپنے خطاب کا اختتام کیا۔

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

اس کے بعد نئے شامل ہونے والے انصار نے اپنا تعارف کروایا اور خیالات کا اظہار کیا۔ جس کے بعد سابقہ صدور مجلس انصار اللہ ناروے (محترم میر عبدالسلام صاحب، محترم بشارت احمد صابر صاحب، محترم رائے عبدالقدیر صاحب اور محترم رانا نعیم احمد خان صاحب) نے مختصراً نصائح کیں۔

آخر میں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نیشنل امیر جماعت ناروے نے دُعا کروائی اور تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس تقریب کی کل حاضری 30 رہی۔

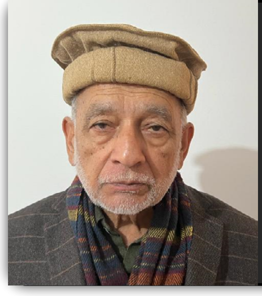

انجینئر محمود مجیب اصغر۔ سویڈن

برکینا فاسو کے شہیدوں نے سید الشہداء کی قائم مقامی کا حق ادا کر دیا

خلیفۂ وقت حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 20/ جنوری 2023ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام نے تذکرۃ الشہادتین میں ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے آخر پر لکھا کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا، آپ نے اپنی رؤیا سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مجھے امید ہے کہ آپ کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا، ہم گواہ ہیں کہ آج افریقہ کے رہنے والوں نے اجتماعی طور پر اس کا نمونہ دکھا دیا اور قائم مقامی کا حق ادا کر دیا ہے۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل آن لائن لندن 23/ جنوری 2023ء)

بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ

12/ جنوری 2023ء کو برکینا فاسو کے ماڈل ولیج مہدی آباد میں مسجد احمدیہ کے اندر گھس کر دہشتگروں نے ساری جماعت کے سامنے 9 انصار کو ارتداد اختیار کرنے سے انکار کرنے پر باری باری بڑی بے دردی سے شہید کر کے واقعہ کربلا اور صاحبزادہ عبد اللطیف شہید کی شہادت کے واقعے کو دہرا دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

شہداء مہدی آباد برکینا فاسو

1.BOUREIMA BIDIGA
2.AG MANIEL ALHASSANE
3.AG HAMIDOU ABDOURAMANE
4.AG IBRAHIM SOULEY
5.AG MALIEL OUSSENI
6.AG SOUDEYE OUSMANE
7.AG MAGUEL AGALI
8.AG IDRAHI MOUSSA
9.AG ABDRAMANE AGOUMA

برکینا فاسو

برکینا فاسو مغربی افریقہ کا ایک زمین بند ملک ہے جو 274,200 مربع کلومیٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کی آبادی 20,321,378 افراد پر مشتمل ہے۔ اس زمین بند (لینڈ لاک) ملک کے شمال مغرب میں مالی، شمال مغرب میں نائجر، جنوب مشرق میں بینن، جنوب میں ٹوگو اور گھانا اور جنوب مغرب میں آئیوری کوسٹ واقع ہے۔ اس ملک کا نام پہلے ریپبلک آف اپر وولٹا تھا جسے صدر تھامس سنکارا نے تبدیل کر کے برکینا فاسو رکھ دیا۔ اس ملک کا دارالحکومت OUAGADOUGOU ہے۔

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہیدؓ

14/ جولائی 1903ء کو کابل میں آپ کو سنگسار کر کے شہید کر دیا گیا۔ اس سے قبل کئی ماہ تک آپ کو قید و بند میں رکھا گیا اور انتہائی کوشش کی گئی کہ آپ مسیح موعود کا انکار کر دیں۔ تلواروں کے سائے میں سو علما

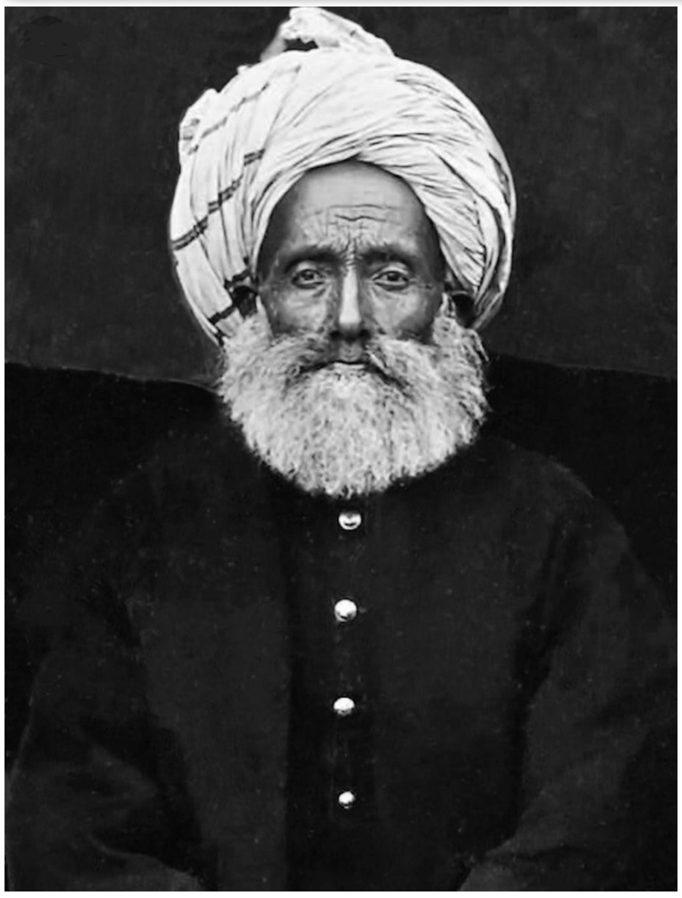

سے تحریری مناظرہ کیا۔ طے شدہ منصوبے کے تحت آپ پر کفر کا فتویٰ لگا کر واجب القتل قرار دیا گیا۔ آپ استقامت کا پہاڑ ثابت ہوئے اور اپنے عقیدہ پر قائم رہے۔ پھر ظالمانہ طریقے سے آپ کی ناک میں نکیل ڈال کر مقتل کی طرف لایا گیا۔ گڑھا کھود کر اس میں اتارا گیا آخری بار پھر کوشش کی گئی کہ آپ امیر حبیب اللہ خان والی افغانستان کے کان میں ہی مسیح موعودؑ کا انکار کر دیں۔ تو آپ کو سنگسار نہیں کیا جائے گا لیکن آپ اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے۔ آپ کی زبان پر قرآن کریم کے یہ الفاظ جاری تھے اَنۡتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ۚ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ (یوسف:102) تو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی میرا دوست ہے۔ مجھے فرمانبرداری کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زمرہ میں شامل فرما۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے:

’’مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف جو محدث اور فقیہ اور سر آمد علما کابل تھے اس سلسلہ کے لئے سنگسار کئے گئے اور بار بار سمجھایا گیا کہ اس شخص کی بیعت چھوڑ دو پہلے سے زیادہ عزت ہو گی لیکن انہوں نے مرنا قبول کیا اور بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھی کچھ پرواہ نہ کی اور چالیس دن تک پتھروں میں ان کی لاش پڑی رہی۔ کیا وہ ابدال میں سے نہ تھے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 21)

فرمایا: ع

زیر ایں موت است پنہان صد حیات
(اس موت کے اندر سینکڑوں زندگیاں مخفی ہیں)

ایک سو بیس سال بعد

اس واقعہ کے 120 سال بعد بر اعظم افریقہ کے ملک برکینا فاسو میں اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ 9 انصار کو ایک ایک کر کے ساری جماعت اور ان کے بیوی بچوں کے سامنے باری باری موقع دیا گیا کہ وہ مسیح موعود کا انکار کریں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا لیکن ان میں سے ہر ایک نے حضرت سید

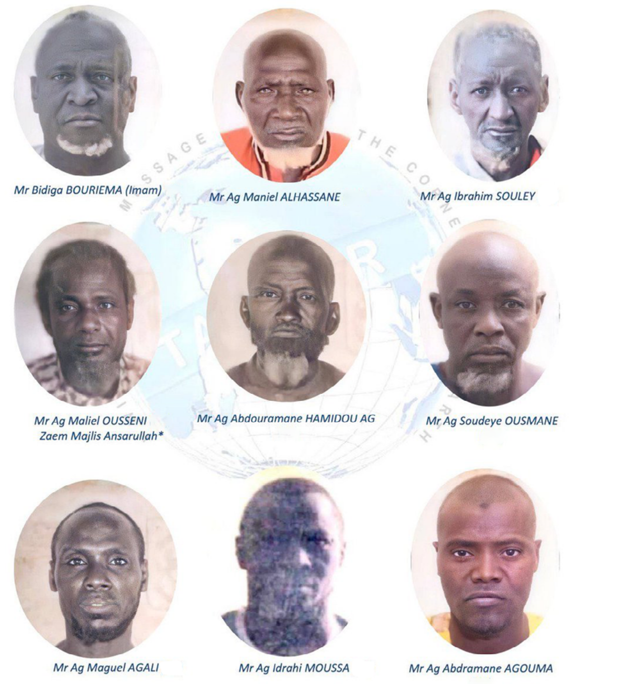

عبد اللطیف شہید کا نمونہ اختیار کیا اور ایک کے بعد دوسرے نے زبردست استقامت دکھا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر گواہی دی اور صاحبزادہ عبد اللطیف شہید کے قائم مقام بن کر خدا کے حضور اپنی اپنی جان پیش کر دی۔

حضرت مسیح موعودؑ نے سید الشہداء کے بارے میں فرمایا تھا۔

صد ہزاراں فرسخے تا کوئے یار
دشت پر خار و بلائش صد ہزار
بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

یعنی کوچہ محبوب تک لاکھوں کوس کا فیصلہ ہوتا ہے اور اس کے اندر کانٹے دار جنگل اور سو بلائیں ہوتی ہیں لیکن اس شیخ عجم کی یہ شوخی دیکھ کہ اس نے اس بیاباں کو ایک ہی قدم میں طے کر لیا۔

مجموعی طور پر ان نو شہدائے برکینا فاسو پر بھی یہ اشعار اطلاق پاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۵﴾

(البقرہ : 155)

اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

حیراں ہیں دیا تم نے اِسے کیسا یہ نذرانہ

کرتا رہے گا یاد تمہیں سارا زمانہ
جذبہ ہے تمہارا یہ یکتا و یگانہ
گلشن میں بہار آئی اِسی جذبہ جنوں سے
حیراں ہیں دیا تم نے اِسے کیسا یہ نذرانہ
حیاتِ جاودانی ہی ہے حقیقی خزانہ
ہاتھ میں ہر شہید کے ہے یہی پروانہ
پڑھتے رہیں گے لوگ تمہارا فسانہ
بن جائے گا یہ بھی ایک دن قومی ترانہ
یارب! ہر ایک کو ظلموں سے بچانا
بھٹکے ہوؤں کو یا رب! نیکی پہ لگانا

(ریاض محمود باجوہ۔ نوئے ویڈ جرمنی)

فوزیہ گل۔ جے پور، راجستھان انڈیا

آپ بڑے پاک مقصد کے لئے قادیان جارہی ہیں

خاکسار نے محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل آن لائن کو جب قادیان جلسہ سالانہ 2022ء میں شمولیت کے لئے سفر کا آغاز کرتے وقت اطلاع دے کر سفرو حضر میں بخیریت رہنے کے لئے دعا کی درخواست کی تو آپ کے وائس میسج میں یہ فقرہ کہ ’’آپ بڑے پاک مقصد کے لئے قادیان جارہی ہیں‘‘ بے ساختہ میری بچپن سے اب تک کی قادیان سے جڑی ہر یاد کو اس قدر تازہ کر گیا کہ باوجود اس کے کہ میں نے حال ہی میں آپ کو ایک خط لکھا ہے میں پھر آپ کو خط لکھنے بیٹھ گئی۔

انسان جب دنیا میں پیدا ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ رشتوں کو سمجھتا ہے، تعلقات قائم کرتا ہے تو اس کی خوشیوں اور کامیابیوں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن جب اس کو سمجھ آتی ہے کہ اس کو ملنے والی ہر خوشی اور ہر کامیابی محض خدا کے فضل سے وابستہ ہے تو پھر شروع ہوتا ہے خدا تعالیٰ سے محبت کا سلسلہ۔

خدا تعالیٰ کی ذات سے آشنائی انسان کو اس مادی دنیا سے غافل کر دیتی ہے اور وہ انسان اپنا تمام وقت خدا کی خوشنودی کی تلاش میں صرف کرنا شروع کرتا ہے اور اسی رضا کے حصول میں کوشاں شخص کی نظر اپنی جب اپنی کمزوریوں پر پڑنا شروع ہوتی ہے تو پھر وہ یکے بعد دیگرے ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش میں اپنا وقت صرف کرتا ہے۔

کہتے ہیں محبوب کی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے۔ سو یہ سلسلہ محبت کچھ یوں پروان چڑھنا شروع ہوتا ہے کہ محبت کی ابتدا نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق پھر آپ کے غلام صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے محبت سے ہوتی ہے۔ وہ مسیح پاک جس کی تعلیم نے ہر احمدی کو خدا شناسی کا فن سکھا کر خدا سے ملایا اور پھر خدا نما انسان بنایا۔

اس کے ساتھ ہی سمجھ آتا ہے قادیان آنے کا مقصد۔ قادیان کی اہمیت و احترام کو ایک احمدی سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے۔ مسیح پاکؑ کی مقدس بستی جس میں داخل ہونا خوش نصیبی ہے۔ اس مقدس بستی کا سفر مجھے میرے خاندان کے بزرگوں کی بھی یاد دلاتا ہے۔ جن کی قربانیوں کے ثمرات ہمیں آج تک حاصل ہو رہے ہیں۔

سرفہرست میرے پردادا جان لیفٹیننٹ محمد ایوب خانؓ جنہوں نے 1906ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے خاندان کو احمدیت کا تحفہ دیا۔ آپؓ کی یادگار نمبر 793 بہشتی مقبرہ میں ہے۔ آپؓ کا وصیت نمبر 2892 ہے۔ آپؓ کی وفات 15/ اکتوبر 1956ء کو ہوئی۔

اس کے بعد میرے دادا، صاحب داد خانؓ جو کہ داروغہ تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات و بیعت کے وقت اپنے والد کے ہمراہ محض 6 سال کے تھے۔ انہوں نے اپنے والد محترم کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر خود بھی جام احمدیت پیا اور اپنے اہل خانہ کو بھی پلایا۔ کیونکہ اس وقت احمدیت اتنی پروان نہیں چڑھی تھی کہ احمدیوں کے خاندانوں کے درمیان آپس میں رشتے ہوسکیں۔ لہٰذا میرے دادا کی شادی ایک غیر احمدی خاتون سے ہوگئی۔ لیکن جب ان کی تین بیٹیاں غیر احمدی گھرانوں میں بیاہی گئیں اور پھر ان کے خاوندوں نے انہیں ملنے نہ دیا تو دادا نے میرے والد حاجی ظفر عالم خان جو کہ کانپور ٹیکسٹائل مل میں سپر وائیزر تھے۔ ان سے عہد لیا کہ وہ اپنی اور دونوں بہنوں کی شادی احمدی خاندان میں ہی کریں گے۔ جون 1974ء میں میرے والد صاحب کی شادی محمد مجید صولیجہ کی بیٹی حسن پروین سے ہوئی۔ دادا جان کا انتقال 4/ دسمبر 1974ء کو ہوا۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کی یادگار نمبر 835 بھی بہشتی مقبرہ میں ہے اور ان کا وصیت نمبر ہے 13814۔

والد محترم ہماری پیدائش سے لے کر تاحیات ہمیں ہر سال قادیان دارالامان کی مقدس بستی میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے لاتے رہے اور والدہ صاحبہ والد کی وفات کے بعد ریٹائرمنٹ سے دو سال قبل استعفیٰ دے کر مکمل طور پر قادیان میں رہائش پذیر ہوئیں۔

والدہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے شہر کی آرام دہ زندگی کو چھوڑ کر نہایت سادگی اور کفایت شعاری سے قادیان میں زندگی بسر کی تا کہ میری پانچوں بچیاں قادیان آتی جاتی رہیں۔

والد صاحب جب فوت ہوئے تو اس وقت صرف ہم دو بہنوں کی شادیاں ہوئیں تھیں اور تین بہنیں پڑھ رہی تھیں۔ والدہ کے کندھوں پر بڑی بھاری ذمہ داری تھی سب نے کہا کہ والد مرحوم کی تدفین کانپور میں ہی کروا دیجیے۔ قادیان جانے میں کافی خرچ ہوگا اور بچیوں کا ساتھ ہے۔ لیکن والدہ نے کہا۔ نہیں! میرے شوہر نے مجھ سے اور میں نے ان سے وعدہ لیا تھا کہ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہو۔ لہٰذا انتظام کروائیں بچیوں کی قسمت کا خدا ان کو دے گا اور والدہ کے فیصلہ کو عمل کا جامہ پہنانے کے لیے میں اور میری چھوٹی بہن سعدیہ، میرے ماموں محمد معید صولیجہ کچھ احمدی افراد جن میں سے ایک عرفان خان صاحب جو اب میرے سب سے چھوٹے بہنوئی ہیں۔ ہم سب والد کی میت کو لے کر قادیان کے سفر پر نکل پڑے۔ والد صاحب صدر جماعت اور امیر جماعت کانپور بھی رہے تھے۔ ان کی دور صدارت میں مشن ہاؤس میں ٹین شیڈ تھا اور وہ ہمیں جماعت کی ترقی کے لئے مالی قربانی کے حوالے سے سمجھایا کرتے تھے۔

ان کی چھوٹی بہن یعنی ہماری پھوپھی ثروت جبیں مرحومہ جو کہ بہت سال تک صدر لجنہ کانپور بھی رہیں ہیں۔ غیر شادی شدہ تھیں۔ ان کا انتقال والد کے انتقال کے ایک سال بعد ہوا۔ تو بھی والدہ صاحبہ نے نہایت ہمت اور انصاف سے فیصلہ لیا اور ان کی تدفین بھی خود بہشتی مقبرہ قادیان میں کروائی۔

والد صاحب حاجی ظفر عالم خان کا وصیت نمبر ہے 14494 اور آپ کا انتقال 13/ مارچ 2003ء کو ہوا۔

میرے نانا محمد مجید صولیجہ مرحوم چپلوں کا کاروبار کرتے تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی کو سفر کے دوران احمدیت کے بارے میں علم ہوا تو ان دونوں نے وہیں سے قادیان کا رخ کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو سمجھ کر بیعت کی اور اپنے تمام خاندان کے قطع تعلق کی بھی پرواہ نہ کی اور اپنے بھی بچوں، ایک بیٹا اور سات بیٹیوں کی شادیاں احمدی گھرانوں میں کیں۔ جب کہ میری نانی مرحومہ نے ان کی زندگی میں وصیت نہیں کی تھی مگر ان کی وفات کے بعد وصیت کی اور ان کی تدفین بھی بہشتی مقبرہ میں ہی ہوئی ہے۔

قادیان کا سفر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپؑ کے خلفاء، آپ کے صحابہؓ کے ساتھ میرے خاندان کے ان سبھی بزرگان کی قربانیوں کی بھی یاد دلاتا ہے۔ ان کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ہمارے لئے اس بیش بہا خزانے کو چنا۔ اس کی آبیاری کی اور ہمارے دلوں میں اس کی محبت کو اس قدر بٹھایا کہ ہم بھی اس سے فائدہ حاصل کرنے والے ہوئے۔ یہ محض ہمارے بزرگوں کی دعاؤں کا پھل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سبھی کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

کیوں نہ جائیں ہم ان سب پے قرباں

ہوئے تم قرباں دی تم نے جاں
بنا لیا تم نے جنت میں جانے کا ساماں

ٹھکرا دیا دنیا کو چن لی رضاء الٰہی
سچ کر دیکھایا خدا کا فرماں

عیسیٰ کو مارکر کردیا اونچا مقام
تم مر کر زندہ ہوئے پایا بلند مکاں

کٹے وہ اک اک کر کے شاخ کی طرح
لائیں گے پھل پھول بفضلہ رحمان

بہت کٹھن رہ کے مسافر ہوئے ابو تسنیم
کیوں نہ جائیں ہم ان سب پے قرباں

صفدر نذیر گولیکی

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION · Download on the App Store · ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

رپورٹ: اعجاز احمد۔ مبلغ سلسلہ برکینا فاسو

فینسا کورو برکینا فاسو میں مسجد کا سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت فینسا کورو کو مؤرخہ 8/ جنوری 2023ء کو مسجد کی سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ برکینا فاسو میں یہ نئے سال کی پہلی مسجد ہے جس کا کام شروع ہوا ہے۔ مسجد کے لئے جگہ گاؤں کے چیف نے تحفۃً دی ہے اور وہ بہت خوش ہیں کہ ان کے گاؤں میں مسجد بن رہی ہے۔

مسجد کا سنگ بنیاد خاکسار (اعجاز احمد) ریجنل مشنری نے مکرم امیر صاحب برکینا فاسو کی نمائندگی میں رکھا اور گاؤں کے چیف، صدر جماعت مکرم چاموگبا سولاما، ودود احمد صاحب مشنری ینگولوکو، قائد مجلس، معلم بارو ہارونا صاحب اور صدر لجنہ نے بنیاد میں اینٹ رکھنے کی توفیق پائی۔

سنگ بنیاد کی تقریب میں 35 مرد اور 15 لجنہ بھی شامل ہوئیں۔

خاکسار نے تقریب کے آخر پر دعا کروائی اور مسجد کے لیے زمین دینے پر چیف کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ مسجد کی تعمیر کا کام جلد شروع ہو کر یہاں ایک خوبصورت مسجد تعمیر ہو گی ان شاء اللہ۔ اس موقع پر مقامی جماعت نے ایک عدد گائے مسجد کی تعمیر میں حصہ ڈالنے کے لیے بطور چندہ پیش کی۔

رمضان کی آمد آمد ہے

رمضان المبارک ماہ مارچ 2023ء کے آخری عشرہ میں شروع ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے، جماعت احمدیہ اور امت مسلمہ کے لئے یہ رمضان بہت مبارک کرے۔ آمین

اس سلسلہ میں نثر نگاروں سے مضامین و آرٹیکلز اور شعرائے کرام سے منظوم کلام بھجوانے کی درخواست ہے۔ مضمون مختصر ہوں۔ طویل مضمون اخبار میں جگہ پانے میں کافی دن۔ لے لیتا ہے۔ امید ہے قارئین کرام اس طرف توجہ کریں گے اور اپنی تحریرات

info@alfazlonline.org

پر بھجوا کر ممنون فرمائیں گے۔

جملہ نمائندگان الفضل سے بھی درخواست ہے کہ جہاں وہ خود قلم آزمائی کریں وہاں احباب جماعت کو بھی اس طرف راغب کریں اور رمضان کی اہمیت، افادیت اور برکات پر مضامین لکھوا کر بھجوائیں۔ کان اللہ معکم وایدکم

ایک سبق آموز بات

دوستی کا رشتہ

یہ سچ ہے کہ زندگی کے ہر دور میں ایک مخلص دوست نعمت سے کم نہیں ہوتا۔ کسی شاعر نے کہا ہے کہ ’’دوستی ایسا رشتہ جو سونے سے بھی مہنگا‘‘ اگر اچھے دوست کی پہچان نہ ہو تو بری صحبت کی دوستیاں مہنگی پڑ جاتی ہیں خصوصاً آج کے پُرفتن دور میں دوستی کے روپ میں دشمنیاں کرنا عام بات ہے۔ نوجوان نسل کئی دفعہ نادانی میں peer pressure یعنی دوستوں کے دباؤ میں آ کر کئی غلط فیصلے کرتے ہوئے اپنے بزرگوں، ماں باپ اور مذہب کا ادب و احترام تک بھُلا دیتی ہے۔

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے فرمان کے مطابق دوست میں یہ تین خوبیاں دیکھنی چاہییں،

(1) جس کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے۔ (2) جس کی بات سے تمہارے علم میں اضافہ ہو۔ (3) اس کا عمل دیکھ کر تمہیں آخرت کی طرف رغبت ہو۔

ایک اور جگہ فرمایا کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس لیے تم میں سے ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

(سنن ترمذی)

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

8/فروری 2023ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:37	18:14
مدینہ منورہ	05:41	18:12
قادیان	05:54	18:09
ربوہ	05:34	17:48
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:00	17:05

فقہی کارنر

طاعون زدہ علاقہ سے باہر نکل جاؤ

یکم مارچ 1907ء کو ایک دوست نے (حضرت مسیح موعودؑ سے) ذکر کیا کہ ہمارے گاؤں میں طاعون ہے۔ فرمایا کہ گاؤں سے فوراً باہر نکل جاؤ اور کھلی ہوا میں اپنا ڈیرہ لگاؤ۔ مت خیال کرو کہ طاعون زدہ جگہ سے باہر نکلنا انگریزوں کا خیال ہے اور اس واسطے اس کی طرف توجہ کرنا فرض نہیں، یہ بات نہیں۔ طاعون والی جگہ سے باہر نکلنا، یہ فیصلہ شرعی ہے۔ گندی ہوا سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ جان بوجھ کر ہلاکت میں مت پڑو اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ سے اپنے گناہ بخشواؤ کہ وہ قادر خدا ہے اور سب کچھ اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ باوجود ان احتیاطوں کے اگر تقدیرِ الٰہی آجائے تو صبر کرو۔

(بدر 16/ مئی 1907ء صفحہ 6)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)